آسان قدوری

سوالاً جواباً

مفتی بہ اقوال کی وضاحت

طالب دعا

محمد نقیب عارف مدنی

جامعۃ المدینہ حبیبیہ مسجد

امام قدوری کا تعارف

نام ونسب: ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد بن جعفر بن حمدان البغدادي القدوری۔

پیدائش

آپ کا نام: احمد

کنیت: ابوالحسین

نسبت: قدوری

آپ رحمۃ اللہ علیہ شہر بغداد میں سن 362 ہجری میں پیدا ہوئے۔ اسی لئے آپ کو بغدادی بھی کہا جاتا ہے۔

قدوری کی نسبت

- دور جمع ہے، اس کی واحد "قدر" آتی ہے، جس کے معنی "ہانڈی" یا "دیگ" کے ہیں۔ آپ کے خاندان میں دیگ سازی کا یا ان کی خرید وفروخت کا کام کیا جاتا تھا، اسی کی طرف نسبت کر کے آپ کو قدوری کہا جاتا ہے۔
- ایک دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ یہ آپ کی بستی کی طرف نسبت ہے، کیونکہ آپ کی بستی کا نام "قدور تھا۔

حصول علم

آپ نے علم فقہ اور علم حدیث، رکن الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن مہدی جرجانی سے حاصل کیا، جو امام ابو بکر احمد جصاص کے شاگرد ہیں۔

علم حدیث محمد بن علی بن سوید اور عبید اللہ بن محمد جوشنی سے روایت کرتے ہیں۔

آپ کے تلامذہ

آپ کے شاگردوں میں (1) ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی صاحب تاریخ، (2) قاضی القضاۃ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد دامغانی، (3) قاضی مفضل بن مسعود بن محمد بن یحیی بن ابی الفرج تنوخی صاحب اخبار النحویین وغیرہ ہیں۔

آپ کی توثیق:

علامہ سمعانی آپ کے تعلق سے لکھتے ہیں کہ آپ صدوق اور فقیہ تھے۔ آپ کی وجہ سے عراق میں ریاست اور مذہب حنفیہ کمال پر پہنچی اور آپ کی بڑی قدر و منزلت ہوئی۔ آپ کی تقریر و تحریر میں بڑی دلکشی تھی۔ آپ ہمیشہ تلاوت قرآن کرتے تھے۔ اسی طرح ابو محمد القاضی نے طبقات الفقھاء" میں آپ کی پرزور تعریف کی ہے۔

آپ کا مقام:

ابن پاشا کی ترتیب کے اعتبار سے فقہاء میں آپ کا مقام پانچویں طبقہ کے لوگوں میں ہے، لیکن اکثر علماء نے آپ کو تیسرے طبقہ میں رکھا ہے۔

وفات

آپ نے تقریباً 66 سال کی عمر پائی، اور 5 رجب سن 428ھ بروز اتوار شہر بغداد ہی میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔

آپکو "درب ابی خلف" میں دفنایا گیا، پھر اس کے بعد آپ کو "شارع منصور" منتقل کر کے ابو بکر خوارزمی حنفی کے پہلو میں لٹایا گیا۔

آپ کی چند تصانیف یہ ہیں۔

- تجرید: یہ سات جلدوں میں ہے۔ اور حنفیہ اور شافعیہ کے اختلافی مسائل پر بحث ہے۔
- مسائل الخلاف: امام ابو حنیفہ اور آپ کے شاگردوں کے مابین فروعی اختلافات کا ذکر کیا گیا ہے۔
- کتاب التقریب: مسائل کو مع دلائل ذکر کیا گیا ہے۔
- شرح مختصر الکرخی
- شرح ادب القاضی
- المختصر قدوری وغیرہ

اصطلاحات کی تعریفات

بیع: دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا

خیار شرط: بائع اور مشتری کا عقد میں یہ شرط کرنا کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں۔

خیار رویت: مشتری کا بائع سے کوئی چیز بغیر دیکھے خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس چیز کے پسند نہ آنے پر بیع کے فسخ (ختم) کرنے کے اختیار کو خیار رؤیت کہتے ہیں

خیار عیب: بائع کا مبیع کو عیب بیان کیے بغیر بیچنا یا مشتری کا ثمن میں عیب بیان کیے بغیر چیز خریدنا اور عیب پر مطلع ہونے کے بعد اس چیز کے واپس کر دینے کے اختیار کو خیار عیب کہتے ہیں

بیع فاسد: جس صورت میں بیع کا کوئی رکن مفقود ہو یا وہ چیز بیع کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ اگر رکن بیع یا محل بیع میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے

اقالہ: دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا ہے اس کے اٹھا دینے کو اقالہ کہتے ہیں۔

مرابحہ اور تولیہ: جو چیز جس قیمت پر خریدی جاتی ہے اور جو کچھ اخراجات اُس کے متعلق کیے جاتے ہیں ان کو ظاہر کر کے اس پر نفع کی ایک مقدار بڑھا کر کبھی فروخت کرتے ہیں اس کو مرابحہ کہتے ہیں اور اگر نفع کچھ نہیں لیا تو اس کو تولیہ کہتے ہیں۔

ربا (سود): عقد معاوضہ میں جب دونوں طرف مال ہو اور ایک طرف زیادتی ہو کہ اس کے مقابل میں دوسری طرف کچھ نہ ہو یہ سود ہے۔

سلم: وہ بیع جس میں ثمن (قیمت) فوراً ادا کرنا ضروری ہو اور مبیع بعد میں مشتری کے حوالے کرنا بائع پر لازم ہو۔

رهن: دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لئے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے حق کا کل یا جزء وصول کرنا ممکن ہو۔

صرف: بیع صرف یعنی ثمن کو ثمن کے عوض بیچنا، ثمن سے مراد عام ہے چاہے ثمن خلقی ہو جیسے سونا چاندی یا غیر خلقی جیسے پیسہ، نوٹ وغیرہ

حجر: کسی شخص کے تصرفات قولیہ روک دینے کو حجر کہتے ہیں۔

اقرار: کسی دوسرے کے حق کا اپنے ذمہ ہونے کی خبر دینا اقرار ہے۔

اجارہ: کسی شے کے نفع کا، عوض کے مقابل، کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے۔ مزدوری پر کام کرنا اور ٹھیکہ اور کرایہ اور نوکری یہ سب اجارہ ہی کے اقسام ہیں

شفعه: غیر منقول جائداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اتنے ہی میں اُس جائداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں

مضاربت: تجارت میں شرکت کی وہ قسم کہ جس میں ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام ہو

وکالت: جو تصرف خود کر سکتا ہو اس میں دوسرے کو اپنے قائم مقام کر دینا۔

کفالت: ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ملا دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا خواہ وہ مطالبہ نفس کا ہو یا دین یا عین کا

حوالہ: دین کو اپنے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کی طرف منتقل کر دینے کو حوالہ کہتے ہیں۔

صلح: نزاع (جھگڑا) دور کرنے کے لیے جو عقد کیا جائے اس کو صلح کہتے ہیں۔

هبه: کسی چیز کا دوسرے کو بلا عوض مالک کر دینا ھبہ ہے یعنی اس میں عوض ہونا شرط و ضروری نہیں۔

وقف: کسی شے کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ کی ملک کر دینا اسطرح کہ اس کا نفع لوگوں میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔

غصب: مال متقوم محترم منقول سے جائز قبضہ کو ہٹا کر ناجائز قبضہ کرنا غصب ہے جبکہ یہ قبضہ خفیہ نہ ہو

ودیعت: دوسرے شخص کو اپنے مال کی حفاظت پر مقرر کر دینے کو ایداع کہتے ہیں اور اس مال کو ودیعت کہتے ہیں جس کو عام طور پر امانت کہا جاتا ہے۔

عاریت: دوسرے شخص کو چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔

لقیط: لقیط اس بچہ کو کہتے ہیں جس کو اس کے گھر والوں نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔

لقطه: اس مال کو کہتے ہیں جو (گرا) پڑا ہوا کہیں مل جائے۔

حظر و اباحت: حظر (ممنوع) اور اباحت (مباح) چیزوں کے بیان کو کہتے ہیں۔

وصیت: شریعت میں وصیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔

(بہارشریعت)

کتاب البیوع

سوال: بیع کا لغوی و اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب: بیع کا لغوی معنی **خریدنا و بیچنا**

اصطلاحی معنی

مبادلۃ المال بالمال بالتراضی

مال کا مال کے بدلے رضامندی کے ساتھ تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے

بہارِ شریعت میں ہے

دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت میں تبادلہ کرنا یا آپس کی رضامندی سے ایک مال کو دوسرے مال سے بدل لینے کو بیع کہتے ہیں

سوال. بیع کون سے الفاظ سے ہو گی؟

جواب: ایجاب و قبول کے الفاظ فارسی اُردو وغیرہ ہر زبان کے ہو سکتے ہیں

(1) دونوں کے الفاظ ماضی کے ہوں جیسے خرید اپیچا

(2) یا دونوں حال کے ہوں جیسے خرید تا ہوں بیچتا ہوں

(3) یا ایک ماضی اور ایک حال ہو مثلاً ایک نے کہا بیچتا ہوں دوسرے نے کہا خریدا

نوٹ. مستقبل کے صیغہ سے بیع نہیں ہو سکتی دونوں کے لفظ مستقبل کے ہوں یا ایک کا مثلاً خریدوں گا بیچوں گا کہ مستقبل کا لفظ آئندہ عقد کرنے کے ارادہ پر دلالت کرتا ہے فی الحال عقد ثابت نہیں کرتا۔

سوال: بیع کے کتنے اور کون کون سے ارکان ہیں؟

جواب: بیع کے دو ارکان ہیں:

ایجاب: متعاقدین میں سے جو پہلے کلام کرے یا آفر کرے

قبول: جو بعد میں کلام کرے یا آفر قبول کرے

سوال: بیع کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟

جواب: بیع کی آٹھ شرائط ہیں:

* بائع و مشتری کا عاقل ہونا۔

* عاقد کا متعدد ہونا۔

* ایجاب و قبول میں موافقت کا ہونا۔

* ایجاب و قبول کا ایک مجلس میں ہونا۔

* ہر ایک کا دوسرے کے کلام کو سننا۔

* مبیع کا موجود ہونا، مال متقوم ہونا۔

* بیع کا موقت نہ ہو اگر موقت ہے مثلاً اتنے دنوں کے لیے بیچا ہے یہ بیع درست نہیں۔

* مبیع و ثمن دونوں اس طرح معلوم ہوں کہ کوئی جھگڑا پیدا نہ ہو سکے۔

سوال: بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: مشتری مبیع کا مالک ہو جائے اور بائع ثمن کا جس کا نتیجہ ہو گا کہ بائع پر واجب ہے کہ مبیع کو مشتری کے حوالے کرے اور مشتری پر واجب کہ بائع کو ثمن دے دے۔

سوال: وہ کون سی صورت ہے جس میں ایجاب و قبول کرنے کے بعد بھی بیع توڑ سکتے ہیں؟

جواب: ایجاب و قبول کرنے کے بعد اس میں عیب نظر آ جائے یا اس چیز کو نہ دیکھا ہو تو اس صورت میں بیع توڑ سکتے ہیں۔

سوال: ثمن مطلق سے کب بیع درست ہے۔

جواب: جب ثمن مطلق کا وصف اور مقدار معلوم ہو تو اب بیع کرنا درست ہے۔

سوال: اُدھار بیع کب جائز ہے؟

جواب: اُدھار بیع جائز ہے جب پیمنٹ دینے کی مدت معلوم ہو۔

سوال: مَنْ اَطلق الثمن اس عبارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس شخص نے ثمن کو بیع میں مطلق رکھا تو ثمن شہر کی زیادہ استعمال ہونے والی کرنسی پر محمول ہو گا۔ اگر مختلف کرنسیاں یکساں رائج ہوں تو بیع فاسد ہو جائے گی مگر اس صورت میں جائز ہو جائے گی جب کسی معین کرنسی کو بیان کر دے۔

سوال: اناج کی بیع معین پتھر و برتن کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اناج کی بیع ماپ کے، اندازے سے اور معین برتن کے ساتھ جس کی مقدار کی پہچان نہ ہو یا معین پتھر کے وزن کے ساتھ جس کی مقدار معلوم نہ ہو ان کی بیع جائز ہے۔

سوال: اگر کسی نے گندم کا ڈھیر بیچا اور یہ کہا ہر بوری ایک درہم کے بدلے آیا یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ اختلاف ائمہ بیان کریں؟

جواب: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس نے گندم کے ڈھیر کی بیع اس طرح کی ہر بوری ایک درہم کے بدلے تو فقط ایک بوری میں بیع جائز ہو گی اور باقیوں میں اس وقت تک باطل رہے گی جب تک تمام بوریوں کا ذکر نہ کرے۔

صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک دونوں صورتوں میں بیع جائز ہے۔ کیوں کہ جہالت دور کرنا انکے ہاتھ میں ہے

سوال: اگر کسی نے بکریوں کا ریوڑ بیچا اور یہ کہا ایک بکری ایک درہم کے بدلے تو کیا اس طرح کی بیع کرنا جائز ہے؟

جواب: کسی نے بکریوں کا ریوڑ بیچا کہ ہر بکری ایک درہم کے بدلے ہو گی تو یہ بیع سب بکریوں میں فاسد ہو گی۔

سوال: اگر کسی نے کپڑا گز کے حساب سے بیچا اور ایک گز ایک درہم کے بدلے تو کیا یہ بیع جائز ہے؟

جواب: اگر اس نے کپڑے کے تمام گزوں کا ذکر نہیں کیا تو سب میں بیع فاسد ہو گی۔

سوال: اگر کسی نے اناج کا ڈھیر سو بوری سو درہم کے بدلے یا دس گز کپڑا دس درہم کے بدلے یا سو گز زمین سو گز کے بدلے خریدا پھر ان تمام میں مشتری نے کمی یا زیادتی پائی تو اس کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: کسی نے کھانے کا ڈھیر اس شرط پر خریدا کہ سو بوری سو درہم کے بدلے پھر اس کو کم پایا تو مشتری کو اختیار ہے چاہے تو مشتری موجود چیز اس کے حصے کے ثمن سے لے لے چاہے تو بیع توڑ دے اگر اس میں زیادتی پائی تو زیادہ مال بائع کا ہو گا۔

اسی طرح کپڑا خریدا کہ دس گز دس درہموں کے بدلے یا زمین کی خریداری کی اس شرط پر کہ سو گز سو درہم کے بدلے پھر اس زمین میں کمی پائی یا کپڑا کم پایا تو مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے تو تمام ثمن کے بدلے اس کو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔ اور اگر اس گز سے زیادہ پایا جس کا ذکر کیا تھا تو وہ مشتری کے لیے ہے اور بائع کو اس میں کوئی اختیار نہ ہو گا۔

سوال: کیا گھر کی بیع کرنے میں اس کی عمارت داخل ہو گی یا نہیں؟

جواب: جس نے گھر کی تو بیع میں دیوار یا چھت بھی شامل ہو گی اگر چہ اس کا ذکر نہ کیا ہو۔

سوال: زمین کی بیع میں کیا چیز شامل ہو گی اور کیا شامل نہیں ہو گی؟

جواب: جس شخص نے زمین کو بیچا تو اس کی بیع میں کھجور اور دیگر درخت داخل ہوں گے اگرچہ ذکر نہ کیا ہو۔ اور زراعت زمین کی بیع میں داخل نہ ہو گی مگر یہ کہ سودے کے وقت اس کا ذکر کیا ہو تو اب داخل ہو گی۔

سوال: اگر کسی نے کھجور یا عام پھلدار درخت فروخت کیے تو پھل کس کے لیے ہوں گے؟

جواب: کسی نے کھجور یا عام پھلدار درخت بیچا تو اس کے پھل بائع کے لیے ہوں گے۔ مگر یہ کہ مشتری لینے کی شرط لگائے ورنہ بائع کو کہا جائے گا کہ پھل کاٹ کر مبیع کو سپرد کر دو۔

سوال: درخت پہ موجود پھلوں کی خرید و فروخت کب جائز ہو گی؟

جواب: کسی نے پھل اس وقت بیچے جب سب پھل ظاہر ہو چکے تو بیع جائز ہو گی اور مشتری پر یہ بات لازم ہو گی کہ وہ فی الفور ان پھلوں کو کاٹے۔ اگر درخت پر پھل چھوڑ دینے کی شرط رکھی تو یہ بیع فاسد ہو گی۔

سوال: کس طرح پھل کی بیع کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: پھل کی خرید و فروخت کرنا اور معین رطل کو مستثنیٰ کر دینا تو اس صورت میں پھل کی بیع جائز نہیں ہو گی۔

سوال: کیا گندم اور لوبیا کی بیع چھلکے میں جائز ہے؟

جواب: گندم کی بیع اس کی بالی میں اور لوبیے کی بیع اس کے چھلکے میں جائز ہے۔

سوال: کیا گھر کی بیع میں گھر کے تالے داخل ہوں گے یا نہیں؟

جواب: جس نے گھر بیچا تو اس کی بیع میں گھر کے تالے، چابیاں بھی داخل ہیں۔

سوال: مبیع کو تولنے کی اجرت کس پر ہو گی؟

جواب: مبیع کو تولنے کی اجرت اور ثمن کو پرکھنے کی اجرت بائع پر ہو گی۔

سوال: ثمن کو وزن کرنے کی اجرت کسی پر ہو گی؟

جواب: ثمن کو وزن کرنے کی اجرت مشتری پر ہو گی۔

سوال: اگر کسی نے سامان کو ثمن کے بدلے بیچا تو پہلے کس کو کہا جائے گا چیز حوالے کرو؟

جواب: جس نے سامان کو ثمن کے بدلے بیچا تو مشتری کو کہا جائے گا پہلے ثمن دو جب وہ ثمن دے دے تو اب بائع کو کہا جائے گا مبیع سپرد کرو۔ اور جس نے سامان کو سامان کے بدلے بیچا تو دونوں کو کہا جائے گا ایک ساتھ ایک دوسرے کے حوالے کر دیں۔

باب خیار الشرط

سوال: خیار شرط کیا ہوتا ہے؟

جواب: لغوی معنی: خیار اختیار کے معنی میں ہے۔

پر **اصطلاحی معنی؛** بائع و مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیع کو مکمل طور (Done) نہ کریں بلکہ عقد میں یہ شرط کر دیں کہ اگر سودا منظور نا ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں۔

سوال : خیار شرط کی ضرورت کیوں؟

جواب: اس کی ضرورت بائع و مشتری کو ہوا کرتی ہے کیونکہ کبھی بائع اپنی ناواقفی سے کم قیمت میں چیز بیچ دیتا ہے یا مشتری اپنی نادانی سے زیادہ قیمت میں خرید لیتا ہے یا چیز کی اسے پہچان نہیں ہے اسے ضرورت ہے کہ دوسرے سے مشورہ کر کے صحیح رائے قائم کرے اور اگر اس وقت نہ خریدے تو چیز جاتی رہے گی یا بائع کو اندیشہ ہے کہ گاہک ہاتھ سے نکل جائے گا ایسی صورت میں شریعت نے دونوں کو یہ موقع دیا ہے کہ غور کر لیں اگر نامنظور ہو تو خیار کی بنا پر بیع کو نامنظور کر دیں

سوال : خیار شرط کا حکم؟

جواب: خیار شرط بائع اور مشتری دونوں کے لیے جائز ہے۔

سوال: خیار شرط کم از کم اور زیادہ سے زیاد کتنے دن ہو سکتا ہے۔ آئمہ کرام کا مؤقف بیان کریں؟

جواب: خیار شرط کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن جبکہ کم از کم کچھ دیر بھی ہو سکتی ہے

امام اعظم کے نزدیک تین دن سے زائد کا اختیار نہیں ہو گا۔

صاحبین کے نزدیک تین دن سے زائد بھی جائز ہے بشرطیکہ معین مدت کا ذکر ہو۔

سوال. فتویٰ کس کے قول پر ہے؟

جواب. فتویٰ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے قول پہ ہے۔

سوال: اگر خیار بائع کا ہو تو کیا مبیع بائع کی ملکیت میں رہے گی؟

جواب: بائع کا خیار مبیع کو اس کی ملکیت سے نکلنے میں روکتا ہے۔ اگر مشتری نے مبیع پہ قبضہ کر لیا ہو اور وہ چیز خیار کی مدت کے اندر ہلاک ہو گئی تو مشتری اس کی قیمت کا ضامن ہو گا۔

سوال؛ ثمن اور قیمت میں فرق واضح کریں؟

جواب؛ ثمن وہ ریٹ کہلاتا ہے جو عاقدین (بائع اور مشتری) اپنی رضامندی سے طے کریں، چاہے وہ طے شدہ قیمت بازاری قیمت سے کم ہو یا زیادہ

اور "قیمت" سے مراد وہ ہوتی ہے کہ عرف اور بازار میں جس چیز کی جو قیمت متعین ہوتی ہے، مارکیٹ ریٹ کو "قیمت" کہا جاتا ہے۔

سوال: اگر خیار مشتری کا ہو تو مبیع کس کی ملکیت میں ہو گی، فقہاء کا مؤقف بیان کریں؟

جواب: مبیع بائع کی ملکیت سے نکل جائے گیمشتری کا خیار مبیع کو بائع کی ملکیت سے نکلنے سے نہیں روکتا۔

امام اعظم کے نزدیک مشتری مبیع کا مالک نہیں ہو گا۔ **صاحبین** کے نزدیک مشتری مالک ہو گا

سوال. فتویٰ کس قول پہ ہے؟

جواب: فتویٰ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے قول پہ ہے

سوال : اگر مشتری سے مبیع ہلاک ہو گئی تو تاوان کون دے گا؟

جواب: اگر مبیع مشتری کے قبضے میں ہلاک ہوئی تو ثمن کے بدلے ہلاک مانی جائے گی لہٰذا اس کا مشتری تاوان دے گا اسی طرح اگر مشتری کے قبضے میں عیب پیدا ہوا تب بھی مشتری ضامن ہو گا۔

سوال: جس کے لیے خیار شرط ہو تو کیا وہ اس کو فسخ یا نافذ کر سکتا ہے؟

جواب: جس شخص کے لیے خیار شرط ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ مدت خیار کے اندر فسخ کر دے اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ خیار کو نافذ کر دے۔

سوال: دوسرے کی غیر موجودگی میں بیع نافذ و فسخ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی دوسرے کی غیر موجودگی میں بیع نافذ کرے تو یہ جائز ہے۔ لیکن اس کی غیر موجودگی میں بیع کو فسخ (توڑنا) جائز نہیں ہے۔

سوال : خیار شرط کب باطل ہو گا؟

جواب: جس شخص کے لیے خیار تھا اور وہ مر گیا تو اب خیار شرط باطل ہو جائے گا اور وہ ورثہ کی طرف منتقل نہیں ہو گا۔

سوال: اگر کسی نے غلام کو خریدا اس شرط پر کہ وہ نان بائی یا کاتب ہے تو غلام کو اسنے برعکس پایا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نے غلام کو خریدا اس شرط پر کہ وہ نان بائی یا کاتب ہے پھر اس کے برعکس پایا تو مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے تو مکمل قیمت کے بدلے لے لے اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

باب خیار العیب

سوال: خیار عیب کسے کہتے ہیں؟

جواب: بائع کا مبیع کو عیب بیان کیے بغیر بیچنا یا مشتری کا ثمن میں عیب بیان کیے بغیر چیز خریدنا اور عیب پر مطلع ہونے کے بعد اس چیز کے واپس کر دینے کے اختیار کو خیار عیب کہتے ہیں۔

سوال: عیب کسے کہیں گے؟

جواب: عیب وہ ہے جس سے تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہو جائے:

کچھ مثالیں بیان کریں

غلام کا بھاگ جانا، بستر پر پیشاب کر دینا اور بچپن میں چوری کرنا یہ عیب ہے جب تک بچہ حد بلوغ کو نہ پہنچے لونڈی کے منہ اور بغل میں بدبو کا آنا عیب ہے۔ زناکاری اور لونڈی کا حرامی ہونا عیب ہے۔

سوال: اگر مشتری نے کوئی چیز خریدی اس میں عیب تھا لیکن بائع نے بیع کرتے وقت عیبنہیں بتایا تو اب اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب مشتری نے کوئی چیز خریدی اس میں عیب تھا۔ لیکن بائع نے بیع کرتے وقت وہ عیب نہ بتایا اور مشتری کے پاس اس مبیع میں ایک نیا عیب پیدا ہوا اور مشتری کو بعد میں اس عیب کی خبر مل گئ جو پہلے تھا تو مشتری پہلے والے عیب کا نقصان بائع سے وصول کرے گا۔ اور مبیع واپس نہیں کر سکتا۔ مگر جب بائع مبیع واپس لینے پر راضی ہو۔

سوال: اگر مشتری نے کپڑا خریدا خریدنے کے بعد کپڑے کو کاٹا پھر اس کے بعد عیب دیکھا تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: جب مشتری نے کپڑا کاٹ کر سلائی کر لیا پھر وہ عیب پر مطلع ہوا تو اب وہ نقصان وصول کرے گا اور بائع کے لیے جائز نہیں ہے کہ مبیع کو واپس لے۔

سوال: اگر کسی نے غلام خریدا پھر اسے آزاد کیا اس کے بعد غلام میں عیب دیکھا تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: کسی نے غلام خریدا پھر اس کو آزاد کر دیا یا اس کے پاس مر گیا پھر وہ اس کے عیب پر مطلع ہوا تو اب وہ نقصان وصول کرے گا۔

سوال: غلام خرید کر اسے قتل کر دیا اس کے بعد اس میں عیب پر مطلع ہوا تو اب کیا حکمہو گا۔ نیز ائمہ کرام کا موقف بیان کریں؟

جواب: مشتری نے غلام کو قتل کر دیا پھر وہ غلام کے عیب پر مطلع ہوا پھر وہ غلام کے عیب پر مطلع ہوا

امام اعظم کے قول کے مطابق کسی قسم کا نقصان وصول نہیں کرے گا۔

صاحبین کے نزدیک وصول کرے گا۔

سوال: اگر کسی نے غلام بیچا اور مشتری نے اسے کسی اور کو بیچ دیا پھر وہ عیب کی وجہ سے مشتری کو واپس کر دیا گیا تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہو گی

پہلی صورت: اگر اس نے واپس قاضی کے فیصلہ سے لی تو اب اس کے لیے جائز ہے کہ اسے پہلے بائع کو لوٹا دے

دوسری صورت: اگر اس نے اس کو قاضی کے فیصلہ کے بغیر واپس لیا تو اب اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کو پہلے بائع کی طرف واپس کرے۔

سوال: اگر کسی نے غلام خرید ا اور بائع نے ہر عیب سے بری ہونے کی شرط لگائی کہ میں کسی عیب کا ذمہ دار نہیں ابھی دیکھ کر لے لو تو اب کیا حکم ہو گا۔

جواب: اگر کسی نے غلام خرید ا اور بائع نے ہر عیب سے بری ہونے کی شرط لگائی تو مشتری کے لیے جائز نہیں کہ وہ غلام کو عیب کے ساتھ لوٹائے اگرچہ اس کے تمام عیوب کو ذکر نہ کیا ہو۔

باب خیار الرؤیة

سوال: خیار رؤیت کی تعریف و حکم؟

جواب: بغیر دیکھے کوئی چیز خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس چیز کے پسند نہ آنے پر چاہے تو خریدار بیع کو ختم کر دے اس اختیار کو خیار رؤیت کہتے ہیں حکم؛ خیار رؤیت صرف مشتری کو حاصل ہو گا، بائع کو حاصل نہیں ہو گا۔

سوال: دیکھے بغیر کوئی چیز خریدی تو حکم؟

جواب: ایسی چیز خریدی جس کو اس نے اس سے پہلے دیکھا ہی نہیں تو بیع جائز ہے اور مشتری کو اختیار ہو گا جب اس چیز کو دیکھے چاہے تو لے لے اور چاہے تو رد کر دے۔

سوال: چیز کو دیکھے بغیر بیچ دیا تو خیار ہو گا؟

جواب: اگر بائع نے دیکھے بغیر چیز کو بیچ دیا تو اس کو اختیار نہ ہو گا۔

سوال: کن صورتوں میں خیار رؤیت حاصل نہیں ہو گا؟

جواب: چند صورتیں ذکر کی جاتی ہیں جن میں خیار نہیں ہو گا۔

* جب ڈھیر میں مال اوپر نیچے ایک جیسا ہو، اگر کسی نے ڈھیر کا اوپر والا حصہ دیکھا اور خرید لیا تو اب اس کو اختیار نہیں ہو گا۔

* اگر کسی نے کپڑے کا ظاہری حصہ دیکھا اس حال میں کہ وہ لپیٹا ہوا تھا تو اب بھی اختیار نہیں ہو گا۔

* اگر کسی نے لونڈی کے فقط چہرے کو دیکھا اور خرید لیا تو اب اس کو اختیار نہیں ہو گا

* اگر کسی نے جانور کے چہرے کی طرف دیکھا اور خرید لیا تو اب بھی اس کو اختیار نہیں ہو گا۔

* اگر کسی نے گھر کا صحن دیکھا تو مشتری کو اختیار حاصل نہ ہو گا اگرچہ اس کے کمروں کو نہ دیکھے۔

سوال: اعمی (نابینا) بیع کر سکتا ہے؟

جواب: نابینا کا بیع کرنا جائز ہے اور اس نے کوئی چیز خریدی تو اس کو بھی اختیار ہو گا۔

سوال: نابینا کا اختیار کب ساقط ہو گا؟

جواب: اندھے نے مبیع کو چھوا اور وہ چیز چھونے سے پہچانی جاتی ہو۔ یا مبیع کو سونگھا اور اس چیز کی سونگھنے سے پہچان ہو جاتی ہو۔ یا پھر مبیع کو چکھا اور وہ چیز چکھنے سے جانی جاتی ہو۔ تو ان سب صورتوں میں نابینا کا اختیار ساقط ہو جائے گا۔

سوال: اندھے کا اختیار کب ساقط نہیں ہو گا؟

جواب: اندھے نے زمین خریدی اور بائع نے اندھے کو اس زمین کے اوصاف بیان نہیں کیے۔ تو اس صورت میں اندھے کو اختیار ہے اور اگر بائع نے اندھے کو زمین کے اوصاف بیان کیے تو اس صورت میں اندھے کو اختیار نہیں ہو گا۔

سوال: اگر کسی نے غیر کی چیز کو اس کی اجازت کے بغیر بیچ دیا تو کیا مالک کو اختیار ہے یا نہیں؟

جواب: کسی نے غیر کی چیز کو اس کی اجازت کے بغیر بیچا تو مالک کو شرعاً اختیار ہے چاہے تو بیع کو نافذ کر دے اور چاہے تو توڑ دے۔

سوال: اگر کسی شخص نے دو کپڑے میں ایک کپڑے کو دیکھ کر دونوں کو خرید لیا تو بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی شخص نے دو کپڑوں میں ایک کپڑے کو دیکھ کر دونوں کو خرید لیا تو بیع جائز ہے۔ پھر اگر مشتری نے دوسرے کپڑے کو دیکھا تو مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے تو دونوں کپڑوں کو چھوڑ دے۔

سوال: خیار رویت کے باطل ہونے کی صورت؟

جواب: جس شخص کے لیے خیار رؤیت تھا وہ مر گیا تو خیار رؤیت باطل ہو جائے گا۔

سوال: اگر کسی شخص نے ایک چیز کو دیکھا پھر ایک مدت کے بعد خریدا تو اب خیار کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے کسی چیز کو دیکھا پھر کچھ عرصہ کے بعد اس کو خرید لیا اب اگر وہ اسی حالت پر ہے جس پر پہلے دیکھا تھا تو اب اس کو کوئی اختیار نہیں ہو گا۔ لیکن اگر اس میں کچھ تبدیلی پائی تو اب اس کو اختیار حاصل ہے۔

باب بیع الفاسد

سوال: بیع باطل کسے کہتے ہیں؟

جواب. جس صورت میں بیع کا کوئی رُکن ناپایا جائے تو بیع باطل ہے

* اسکی مثال یہ ہے کہ مجنون یانا سمجھ بچے نے ایجاب یا قبول کیا کہ ان کا قول شرعاً معتبر ہی نہیں، لہٰذا ایجاب یا قبول پایا ہی نہ گیا۔

یا وہ چیز بیع کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔

* اسکی مثال یہ ہے کہ مبیع مُردار یا خون یا شراب یا آزاد شخص ہو کہ یہ چیزیں بیع کے قابل نہیں ہیں

بیع فاسد کسے کہتے ہیں؟ **سوال:**

جواب: اگر رکن بیع یا محلِ بیع یں یعنی ایجاب و قبول یں یا مبیع میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً ثمن خمر ہو یا مبیع کو کسی وجہ سے خریدار کے حوالے نہ کر سکتا ہو بیع فاسد ہے یا بیع میں کوئی شرط عقد کے تقاضے کے خلاف ہو بیع فاسد ہے

مال کی تعریف بیان کریں؟ **سوال:**

جواب: مال وہ چیز ہے جس کی طرف طبیعت کا میلان ہو جس کو دیا لیا جاتا ہو جس سے دوسروں کو روکتے ہوں جسے وقت ضرورت کے لیے جمع رکھتے ہوں۔

سوال: بیع باطل کی مثالیں بیان کریں؟

جواب: مردار کی بیع کرنا۔

◦ خون کی بیع کرنا

◦ شراب کی بیع کرنا

◦ سور کی بیع کرنا

◦ جب مبیع مملوک نہ ہو جیسے آزاد اس کی بیع کرنا

◦ ام ولد، مدبر، مکاتب کی بیع کرنا

◦ جو مچھلی دریا میں ہے ابھی اُس کا شکار کیا ہی نہیں اُس کو اگر روپے پیسے سے بیع کیا تو باطل ہے کہ وہ ملک میں نہیں

کیاہوامیں اڑتے پرندے کی بیع جائز ہے؟**سوال:**

جواب: پرندہ جو ہوامیں اُڑرہاہے اگر اُس کو ابھی تک شکار نہ کیاہو تو بیع باطل ہے اور اگر شکار کر کے چھوڑدیاہے تو بیع فاسد ہے کیونکہ سپرد کرنے پہ قادر نہیں اور اگر وہ پرندہ ایساہے کہ اس وقت ہوامیں اُڑرہاہے مگر خود بخود واپس آجائے گا جیسے پالتو کبوتر تو بیع جائز ہے۔

جواب: ناجائز بیع کی اور صورتیں کیاہیں؟

- پیٹ میں موجود حمل کی بیع
- بکری کی پیٹھ پر موجود اون کی بیع
- بکری کے تھن میں موجود دودھ کی بیع
- شہتیر کی بیع چھت میں کرنا

سوال : بیع مزابنہ کی تعریف بیان کیجیے؟

جواب: بیع مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے عوض اندازے سے اتاری ہوئی کھجوروں کی بیع مزابنہ" کہلاتی ہے۔ مثلاً درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کا اندازہ لگایا کہ ایک من ہوں گی پھر ایک ہی من ان کے بدلے میں اتاری ہوئی دے دی جائیں تو یہ بیع منع ہے کہ ہم جنس کی بیع اندازے سے جائز نہیں کہ اس میں سود ہو سکتاہے۔

زمانہ جاہلیت میں رائج کچھ بیوع کاذکر کیجئے؟**سوال:**

جواب: القاء حجر

- ملامسہ
- منابذہ

القاء حجر کی صورت یہ تھی کہ مثلا مختلف قسم کے کپڑے ہیں بائع خریدار کو کہتا تھاتم کنکر پھینکو جس کپڑے پر لگ جائے وہ 200 سو میں تیرا ہے۔ اگر 1000 والے پر لگ جائے تب بھی 200 دیناہوتاتھااس میں اختیار نہیں ہوتاتھا۔

ملامسہ کی صورت یہ تھی کہ کپڑے کاریٹ طے ہورہاہے کہ اسی دوران مشتری نے کپڑے کو ہاتھ لگالیاتب بھی بیع پکی ہو جاتی تھی۔ اختیار حاصل نہ تھا۔

منابذہ کی صورت یہ تھی کہ کپڑے میں ریٹ طے ہو رہا تھا کہ اسی دوران بائع نے کپڑا مشتری کی طرف پھینک دیا تو بیع پکی ہو جاتی تھی۔

سوال: غلام، گھر اور درہم ان میں بیع فاسد کی صورتیں بیان کریں؟

جواب: اگر کسی نے غلام اس شرط پر بیچا کہ مشتری اسے آزاد کرے گا یا مدبر یا مکاتب بنائے گا یا لونڈی کو اس شرط پر بیچا کہ وہ اس کو ام ولد بنائے گا تو یہ بیع فاسد ہے۔

اسی طرح اگر غلام اس شرط پر بیچا کہ بائع اس سے ایک ماہ تک خدمت طلب کرے گا یا گھر اس شرط پر بیچا کہ بائع ایک معین مدت تک اس میں رہائش رکھے گا یا یہ شرط رکھی کہ مشتری اس کو کچھ درہم قرضہ دے گا یا اس شرط پر کہ مشتری اس کو ہدیہ دے گا تو یہ بیع بھی فاسد ہے۔

سوال: بیع فاسد کی چار مثالیں وضاحت مسئلہ کے ساتھ بیان کریں؟

◦ جس نے کوئی چیز بیچی اس شرط پر کہ اس کو مہینہ کے آخر تک مشتری کو سپرد کرے گا تو یہ بیع فاسد ہے۔

جس نے لونڈی یا جانور کو بیچا حمل کا استثناء کرتے ہوئے تو یہ بھی بیع فاسد ہے۔◦

◦ جس نے کپڑے کو اس شرط پر خریدا کہ بائع اس کو کاٹ کر دے گا اور قمیص کیسلائی کر دے گا یا جبہ بنا کر دے گا یا جوتے کو اس شرط پر خریدا کہ اس کو برابر کر دے گا یا اس پر تسمہ لگائے گا تو یہ بیع فاسد ہے۔

◦ بیع کی اور کہا ثمن یا مبیع سپرد کرے گا نیروز اور مہرجان کے دن یا عیسائیوں کے روزے کے دن یا یہودی کی عید کے دن جبکہ بائع اور مشتری کو معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ کس دن ہوتے ہیں مدت مجھول ہونے کی وجہ سے بیع فاسد ہے۔

سوال: مہرجان و نیروز کب ہوتے ہیں؟

جواب: * مہرجان (مہرگان) ساتویں شمسی مہینے یعنی جولائی کا سولہواں دن یا اکیسواں دن جس میں پارسی (ایرانی) لوگ جشن مناتے ہیں جو چھ دن تک جاری رہتا ہے .1

◦ نیروز (نوروز) ایرانی شمسی سال کا پہلا دن یہ ایرانیوں کی عید کا دن ہوتا ہے

سوال: کیا کھیتی کٹنے تک اور کاٹنے تک اور پھل توڑنے تک اور حاجیوں کے واپس گھر پہنچنے تک ایسی بیع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مذکورہ بیع کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر بائع اور مشتری دونوں بتائی گئی مدت سے پہلے مبیع و ثمن کی فوری ادائیگی پہ رضامند ہو جائیں تو بیع جائز ہو جائے گی۔

سوال: بیع فاسد کا حکم؟

جواب: بیع فاسد کا حکم یہ ہے کہ اگر مشتری نے بائع کی اجازت سے مبیع پر قبضہ کر لیا تو مبیع کا مالک ہو گیا اور جب تک قبضہ نہ کیا ہو مالک نہیں یہ جو کہا گیا کہ قبضہ سے مالک ہو جاتا ہے اس سے مراد ملکِ خبیث (ناجائز) ہے کیونکہ جو چیز بیع فاسد سے حاصل ہو گی اسے واپس کرنا واجب ہے اور مشتری کو اُس میں تصرف کرنا منع ہے۔ بیع فاسد میں مشتری پر اوّلاً یہی لازم ہے کہ قبضہ نہ کرے اور بائع پر بھی لازم ہے کہ منع کر دے بلکہ ہر ایک پر بیع فسخ کر دینا واجب اور قبضہ کر ہی لیا تو واجب ہے کہ بیع کو فسخ کر کے مبیع کو واپس کر لے یا کر دے فسخ نہ کرنا گناہ ہے۔

سوال: دو چیزوں کو بیع میں جمع کیا اُن میں ایک قابل بیع نہ ہو تو؟

جواب: آزاد اور غلام کو جمع کر کے ایک ساتھ دونوں کو بیچا یا ذبیحہ اور مُردار کو ایک عقد میں بیع کیا غلام اور ذبیحہ کی بھی بیع باطل ہے۔

سوال: مکروہ بیع کا ذکر کیجئے؟

جواب: اذانِ جمعہ کے شروع سے ختم نماز تک بیع مکروہ تحریمی ہے اور اذان سے مراد پہلی اذان ہے کہ اُسی وقت سعی واجب ہو جاتی ہے مگر وہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا مریض اُن کی بیع میں کراہت نہیں۔

نوٹ. بیع مکروہ بھی شرعاً ممنوع ہے اور اس کا کرنے والا گنہگار ہے لیکن اگر کر لی تو بیع منعقد ہو جائے گی۔

سوال: بیع نجش کا حکم؟

جواب: نجش مکروہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا نجش یہ ہے کہ مبیع کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو .اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خرید لے اور یہ حقیقۃً خریدار کو دھوکا دینا ہے۔

سوال: بیع سوم علی السوم کی وضاحت کیجئے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ جب دو آدمیوں کے درمیان خرید و فروخت یا کرایہ داری یا مزدوری کا معاملہ طے ہو رہا ہو کہ باہمی رضامندی بھی ہو گئی تو اس حالت میں تیسرے آدمی کا مداخلت کرنا کہ اس سے زیادہ ریٹ لگا کر خریدنے کا ارادہ کرنا ناجائز ہے کیونکہ اس سے دونوں گاہکوں کے درمیان عداوت جنم لیتی ہے اور پہلے گاہک کو چیز مل رہی تھی اس میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

سوال: بیع تلقی جلب کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور اقدس ﷺ نے تلقی جلب سے ممانعت فرمائی۔ یعنی باہر سے تاجر جو غلہ لا رہے ہیں اُن کے شہر میں پہنچنے سے قبل باہر جا کر خرید لینا اس کی دو صورتیں ہیں ایکیہ کہ اہل شہر کو غلہ کی ضرورت ہے اور یہ اس لیے ایسا کرتا ہے کہ غلہ ہمارے قبضہ میں ہو گا ریٹ زیادہ کر کے بیچیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ غلہ لانے والے تاجروں کو شہر کا ریٹ غلط بتا کر خریدے، مثلاً شہر میں سو روپے کلو گندم بکتی ہے، اس نے کہہ دیا شہر کا ریٹ اسی روپے ہے دھوکا دیکر خریدنا چاہتا ہے اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو ممانعت نہیں۔

سوال: بیع الحاضر للبادی کون سی بیع کہلاتی ہے؟

جواب: بیع الحاضر للبادی سے مراد یہ ہے کہ دیہاتی آدمی مال فروخت کرنے کے لیے شہر آیا تو ایک شہری تاجر نے اسے کہا کہ تم کاروبار کو نہیں جانتے لوگ تمہیں سادہ سمجھ کر لوٹ لیں گے اس لیے مجھے فروخت کر دو میں آپ کو مناسب قیمت دوں گا تو یہ شہری تاجر، دیہاتی سے سستی چیز لے کر شہریوں کو مہنگی فروخت کرے گا حالانکہ اگر خود دیہاتی بازار میں فروخت کرتا تو سستا فروخت کرتا لوگوں کو فائدہ ہوتا.

حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا

باب الإقالہ

سوال: اقالہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: دو شخصوں کے درمیان جو عقد ہوا ہے اس کو ختم کر دینا اقالہ کہلاتا ہے

کیا اقالہ ضروری ہے اسکا حکم کیا ہے؟ **سوال:**

جواب: دونوں میں سے ایک اقالہ چاہتا ہے تو دوسرے کو منظور کر لینا، اقالہ کر دینا مستحب ہے اور یہ مستحق ثواب ہے۔

اقالہ کا ثواب کیا ہے؟ **سوال:**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا، قیامت کے دن اللہ پاک اُسکی غلطیاں معاف فرمادے گا **جواب:**

سوال: اقالہ کی شرط کیا ہے؟

جواب: اقالہ بیع میں پہلی قیمت کے ساتھ جائز ہے۔ اگر کسی نے پہلی قیمت سے زائد کیا کم کی قید لگائی تو شرط باطل شمار ہو گی۔ اور مبیع پہلی ہی قیمت کے ساتھ لوٹائی جائے گا۔

سوال: امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ اقالہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: امام اعظم کے نزدیک اقالہ بائع اور مشتری دونوں کے حق میں فسخ بیع ہے جبکہ ان دونوں کے علاوہ حق میں بیع جدید ہے۔

سوال: ثمن کا ہلاک ہونا کیا اقالہ میں رکاوٹ ہے؟

جواب: ثمن کا ہلاک ہونا اقالہ کے درست ہونے کو نہیں روکتا۔

سوال: کیا چیز ااقالہ کو روکتی ہے؟

جواب: مبیع کا ہلاک ہونا اقالہ کو روک دیتا ہے۔ اگر مبیع کا کچھ حصہ ہلاک ہو جائے بقیہ میں اقالہ جائز ہو گا۔

باب المرابحة والتولية

بیع مرابحہ وتولیہ اور بیع مطلق (عام ٹریڈنگ) میں کیا فرق ہے؟**سوال**

جواب: بیع مطلق اور مرابحہ وتولیہ میں صرف اتنا فرق ہے کہ بیع مرابحہ وتولیہ میں اپنی خرید کے پیسے بتاکر اُتناہی لیناچاہتاہے یا اُس پر نفع کی ایک معین مقدار زیادہ کرتا ہے جبکہ بیع مطلق میں بائع اپنے خریدنے کا ریٹ نہیں بتاتا بلکہ ڈائریکٹ بیچ دیتا ہے۔

بیع مرابحہ وتولیہ میں حکمت ؟**سوال:**

جواب: کبھی ایساہوتا ہے کہ مشتری میں اتنی ہوشیاری نہیں کہ خود مارکیٹ ریٹ پر چیز خریدے. لازمی طور پہ اُسے دوسرے پر بھروسہ کرناپڑتا ہے کہ بائع نے جس ریٹ میں چیز خریدی ہے اُتنے ہی پیسے دے کر اُس سے لے لے یا وہ کچھ نفع لے کر اس کو چیز دیناچاہتاہے اور یہ اُس کا اعتبار کرکے خرید لیتا ہے کیونکہ مشتری جانتاہے کہ بغیر نفع کے بائع نہیں دے گا اور اگر اتنا نفع دیکر نہ لوں گا تو بہت ممکن ہے کہ دوسری جگہ مجھ کو زیادہ پیسے دینے پڑیں یا اس سے کم میں چیز نہ ملے گی لہٰذا اس نفع دینے کو غنیمت سمجھتاہے۔اور چونکہ مشتری نے مرابحہ وتولیہ میں بائع پر اعتماد کیا ہے لہٰذا یہاں بائع کو پورے طور پر سچائی اور امانت سے کام لیناضروری ہے۔خیانت بلکہ اس کے شبہہ سے بھی بچنالازم ہے

سوال: بیع مرابحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کوئی چیز خریدی اور اس پر کچھ اخراجات کیے پھر قیمت اور اخراجات کو ظاہر کرکے اس پر نفع کی ایک مقدار بڑھاکر اس کو فروخت کر دینامرابحہ کہلاتا ہے۔

سوال: بیع تولیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: چیز جتنی قیمت میں پڑی اتنی ہی قیمت میں بیع کر دینا نفع کچھ نہ لینا۔

سوال: مرابحہ وتولیہ کے درست ہونے کی شرط کیا ہے؟

جواب: مرابحہ وتولیہ اس وقت درست ہو گا جبکہ اس کا ثمن مثلی ہو۔

سوال: مرابحہ اور تولیہ کے رأس المال کے ساتھ کس چیز کی اجرت کو ملا سکتاہے؟

جواب: مرابحہ اور تولیہ کے رأس المال کے ساتھ دھوبی، رنگ ساز، نقاش، دھاگہ بننے والا اور غلہ کے اُٹھانے کی اجرت اصل مال کے ساتھ ملا سکتا ہے اور ان مزدوریوں کو ڈال کریوں کہے گا یہ چیز مجھے اتنے میں پڑی ہے اور یوں نہیں کہے گا میں نے اتنے میں خریدی ہے

نوٹ. یہ دھوبی وغیرہ نام مثال کے طور پر ذکر کیے ہیں ورنہ جو بھی ایٹم بیچ رہا ہے اس میں کرایہ وغیرہ ملا کر بولے گا مجھے اتنے میں پڑی ہے

سوال: اگر مشتری مرابحہ وتولیہ میں خیانت پر مطلع ہو جائے تو اب کیا حکم ہو گا اختلاف ائمہ بیان کریں؟

جواب: اگر مشتری بیع مرابحہ یا تولیہ میں خیانت پر مطلع ہو گیا۔ امام اعظم کے نزدیک مرابحہ اور تولیہ میں مؤقف الگ الگ ہے

امام صاحب فرماتے ہیں مرابحہ میں خیانت کی صورت میں مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے تمام ثمن کے ساتھ لے لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اگر بیع تولیہ میں خیانت پر مطلع ہوا تو جو ثمن زیادہ لیے اگر پیمنٹ نہیں کی تو زیادتی مشتری کو معاف ہے اگر پیمنٹ دے دی تو زیادتی واپس لے لے۔

امام ابو یوسف نے فرمایا مرابحہ وتولیہ دونوں میں قیمت میں کمی کریں گے۔

امام محمد نے فرمایا دونوں میں کمی نہیں کریں گے لیکن دونوں میں اختیار ہو گا۔

نوٹ. فتویٰ امام اعظم علیہ الرحمہ کے قول پہ ہے۔

سوال: قبضہ کرنے سے پہلے بیع کا کیا حکم ہے؟ اختلاف ائمہ بیان کریں؟

جواب: کسی نے منقولچیز کی خریداری کیا اس چیز کی جس کو پھیرا جا سکتا ہے تو اس وقت کہ وقت تک بیع جائز نہ ہو گی جب تک قبضہ نہ کرے۔

شیخین کے نزدیک زمین یا کوئی بھی غیر منقولہ کی بیع قبضہ سے پہلے بھی جائز ہے۔

امام محمد کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

فتویٰ شیخین کے قول پہ ہے۔

سوال وَمَنِ اشْتَرَى مَكِيلاً مُكَايَلَةً أَوْ موزوناً مذکورہ مسئلہ کی وضاحت کریں؟

جواب: اگر کسی نے کیلی چیز کیل کر کے اور وزنی چیز وزن کر کے خریدی پھر اس کو کیلیا وزن کیا پھر اس کو کیلیا وزن کر کے بیچ دیا تو مشتری کے لیے جائز نہیں ہے اس کا بیچنا اور اس کا کھانا بھی جائز نہیں ہے جب تک کیلیا وزن دوبارہ نہ کرے۔

سوال: کیا ثمن میں قبضہ سے پہلے تصرف کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں ثمن میں قبضہ سے پہلے تصرف کرنا جائز ہے۔

سوال: کیا مشتری ثمن میں زیادتی کر سکتا ہے؟

جواب. مشتری کے لیے جائز ہے کہ بائع کے لیے ثمن میں زیادتی کرے۔

سوال : بائع کے لیے کیا چیز جائز ہے ؟

جواب: بائع کے لیے جائز ہے کہ مشتری کے لیے مبیع میں اضافہ کرے اور ثمن بھی کم کر دے۔

سوال. نقد پیمنٹ کو ادھار میں بدل سکتے ہیں؟

جواب. اگر کسی نے اس طرح بیع کی کہ ابھی قیمت دے گا مگر بعد میں اس قیمت کی ادائیگی کا وقت مقرر کر دیا تو دین مؤخر ہو جائے گا اور وقت پر قیمت کی ادائیگی کرنی ہو گی بشر طیکہ تاریخ معلوم ہو ورنہ جھگڑا پیدا ہو گا۔

دین اور قرض کے مطالبہ میں فرق؟**سوال:**

جواب: ہر وہ دین کہ جس کی ادائیگی فوری ہو اس کو موجل کرنے سے دین موجل ہو جاتا ہے جبکہ قرض تو شروع سے تبرع واحسان ہے لہذا اسکی تاجیلیعنی مدت مقرر کرنا درست نہیں قرض دینے والا جب چاہے مطالبہ کر سکتا ہے۔ قانونی طور پر پہلے بھی لے سکتا ہے البتہ وعدہ پر لے تو بہتر ہے۔

دین اور قرض میں فرق:

دین ہر وہ مال ہے جو کسی شخص پر کسی چیز کے عوض کے طور پر واجب ہو مثلاً تاوان، قیمت، کرایہ، مہر اور قرض وغیر ہجبکہ قرض وہ مال ہے جو دوسرے کو نفع حاصل کرنے کے لیے دیا جائے۔ مثلاً رقم وغیرہ

باب الربا

سوال: ربا کسے کہتے ہیں؟

جواب: سود کو انگریزی میں انٹرسٹ اور عربی میں "ربا" کہتے ہیں

عقدِ معاوضہ یعنی لین دین کے کسی معاملے میں جب دونوں طرف مال ہو اور ایک طرف زیادتی ہو کہ اس کے بدلے میں دوسری طرف کچھ نہ ہو یہ سود ہے۔

سوال. اگر قرض لینے والے نے خوشی سے پیسے زیادہ دے دیے تو سود ہو گا؟

جواب. اگر قرض دیتے وقت صراحتاًیا عرفاً زیادہ دینا طے نہیں ہے، بلکہ یہی طے ہے کہ جتنا قرض دیا ہے، اتناہی واپس کرنا ہے، اس صورت میں اگر قرضدار اپنی مرضی اور خوشی سے قرض کی رقم سے زیادہ واپس کرے تو یہ سود نہیں ہے، بلکہ یہ اچھا ہے۔ سود اس وقت ہو گا جب وہ نفع قرض میں طے کیا جائے۔

سوال: سود کن چیزوں میں پایا جائے گا؟

جواب: سود ہر اس کیلی اور وزنی چیز میں حرام ہے جب اس کو جنس کے بدلے میں کمی بیشی کر کے بیچا جائے۔

سوال: احناف کے نزدیک سود کی علت کیا ہے؟

جواب: سود کی علت قدر و جنس ہے یعنی کیل مع الجنس یا وزن مع الجنس ہے۔

سوال : اگر کسی نے کیلییا وزنی چیز برابر برابر بیچی تو اس میں بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب کیلی اور وزنی چیز کی بیع اس کی جنس کے بدلے برابر برابر کی تو بیع جائز ہے۔ اگر کمی و زیادتی کی تو بیع جائز نہیں ہو گی۔

سوال: عمدہ چیز کو گھٹیا چیز کے بدلے بیچنا کیسا ہے؟

جواب: عمدہ چیز کو گھٹیا چیز کے ساتھ بیچنا جس میں سود ہو جائز نہیں مگر برابر برابر بیچنا جائز ہے۔

سوال: اگر سود کی دونوں علتیں نہ پائی جائیں تو کمی و زیادتی کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: جب سود کی دونوں علتیں نہ پائی جائیں تو کمی و زیادتی اور ادھار جائز ہیں۔

سوال : اگر سود کی ایک علت پائی جائے تو اب کمی و زیادتی کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: جب سود کی ایک علت پائی جائے دوسری نہ ہو تو کمی و زیادتی جائز ہے اور اُدھار حرام ہے۔

سوال: کیلی اور وزنی ہونے کا معیار بیان کیجیے؟

جواب: ظاہر الروایہ یہی ہے کہ جن چیزوں کو حضور نبی کریم سلیم نے کیلی فرمایا ہے۔ مثلاً: ۱- گندم، ۲- کھجور، ۳- جو، ۴- نمک یہ ہمیشہ کیلی ہی رہیں گی اگرچہ لوگوں نے کیل کو ترک کر دیا ہو مثلاً پہلے گندم کیل کر کے فروخت ہوتی تھی مگر دور حاضر میں وزن کر کے فروخت ہوتی ہے۔ اور جن چیزوں کو حضور علیہ السلام نے وزنی فرمایا ہے۔ مثلاً ۱- سونا، ۲ - چاندی وہ ہمیشہ وزنی ہی رہیں گی۔ اگرچہ لوگوں نے وزن کر کے فروخت کرنے کو ترک کر دیا ہو۔

یہ مذہب طرفین کا ہے۔

طرفین کے مذہب کو اہل اصول نے فقہی قاعدہ کے طور پر بیان کیا ہے۔

جب کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک عرف و عادت کا اعتبار ہے۔

مفتی بہ قول

دور حاضر کے عرف و عادت کی وجہ سے فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے فتاوی رضویہ میں ایک مقام پر اس قول پر فتویٰ دیا ہے کیونکہ کہ لوگوں کے ہاں گندم وزن کر کے قرض لینا رائج ہے۔ (فتاوی رضویہ ۲۷۴/۱۷)

سوال: جس چیز کے بارے میں نبی کریم نے صراحت نہ فرمائی تو اس کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: ہر وہ چیز جس کے بارے میں ﷺ نے صراحت نہ فرمائی وہ لوگوں کے عرف پر محمول ہو گی۔

سوال: بیع صرف کیا ہوتا ہے؟

جواب: باب الصرف مستقل آنے والا ہے تفصیل تو وہیں پر بیان کی جائے گی یہاں پر صرف اتنا سمجھ لیجئے کہ جن جن صورتوں میں سود ہوتا ہے ان صورتوں میں دونوں طرف سونا ہو یا چاندی ہو یا ایک طرف سونا ہو اور دوسری طرف چاندی ہو تو ادھار جائز نہیں ہے نقد ضروری ہے اور نقد میں بھیہ ہے کہ مجلس میں دونوں پر قبضہ کرے صرف تعیین کرنا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ ثمن یعنی سونا چاندی متعین کرنے سے متعین نہیں ہوتے جب تک کہ قبضہ نہ کر لیا جائے سود اور ادھارتے سے بچنے لئے ان دونوں پر قبضہ کرنا ضروری ہو گا۔ ان کے علاوہ جو غلہ جات ہیں جن میں سود ہوتا ہے ادھارے بچنے کیلئے ان پر قبضہ کرنا ضروری نہیں ہے مجلس میں صرف متعین ہو جائے۔ کہ یہ گیہوں یا یہ کھجور دینا ہے اتنا ہی کافی ہے۔ باضابطہ قبضہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

سوال: کیا گندم کی بیع آٹے یا ستو کے بدلے یا اس کا برعکس جائز ہے؟

جواب: گندم کی بیع آٹے کے بدلے یا ستو کے بدلے اور آٹے کی ستو کے بدلے جائز نہیں ہے۔

نوٹ. گندم کی بیع آٹے یاستو سے یا آٹے کی بیع ستو سے مطلقاً ناجائز ہے اگرچہ ماپ یاوزن میں دونوں جانب برابر ہوں یعنی جب کہ آٹا یاستو گندم کا ہواور اگر دوسری چیز کا ہو مثلاً جو کا آٹا یاستو ہو تو گندم سے بیع کرنے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ یوہیں گندم کے آٹے کو جو کے ستو سے بھی بیچنا جائز ہے۔ آٹے کو آٹے کے بدلے میں برابر کر کے بیچنا جائز ہے بلکہ بھنے ہوئے آٹے کو بُھنے ہوئے کے بدلے میں برابر کر کے بیچنا بھی جائز ہے۔ اور ستو کو ستو کے بدلے میں بیچنا یا بُھنے ہوئے گندم کے بُھنے ہوئے گندم کے بدلے میں بیچنا جائز ہے۔ چھنے ہوئے آٹے کو بغیر چھنے کے بدلے بیع کرنے میں دونوں کا برابر ہونا ضروری ہے۔

سوال: کیا گوشت کی بیع حیوان کے بدلے جائز ہے یا نہیں نیز اختلاف ائمہ بیان کریں؟

جواب: شیخین کے نزدیک گوشت کی بیع حیوان کے بدلے میں جائز ہے۔ یہ گوشت اُتنا ہی ہو جتنا اُس جانور میں گوشت ہے یا اُس سے کم یا زیادہ بہر حال جائز ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں کہ جو کٹا ہوا گوشت ہے وہ اس گوشت سے زیادہ ہونا چاہئے جو زندہ گائے میں ہے تب تو جائز ہے ورنہ نہیں مثلاً زندہ گائے میں پچاس کلو ہے تو کٹا ہوا گوشت ساٹھ کلو ہونا چاہئے تاکہ پچاس کلو پچاس کلو کے برابر ہو جائے اور دس کلو کٹا ہوا گوشت گائے کی ہڈی، سینگ، کلیجی، گردہ وغیرہ کے بدلے ہو جائے۔

فتویٰ شیخین کے قول پر ہے

سوال: کیا تر کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے میں جائز ہے؟

جواب: جی ہاں تر کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے میں برابر برابر امام اعظم کے نزدیک جائز ہے۔ اور اسی طرح انگور کی بیع کشمش کے بدلے میں جائز ہے۔

سوال: کیا زیتون کی بیع، زیتون کے تیل کے بدلے اور تل کی بیع، تل کے تیل کے بدلے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر زیتون کو زیتون کے تیل کے بدلے یا تل کو اس کے تیل کے بدلے بیچا گیا اور زیتون کا تیل اس تیل سے زیادہ ہے جو زیتون میں ہے اور خالص تیل اس تیل سے زیادہ ہے جو تلوں میں ہے مثلاً دو کلو زیتون کا خالص تیل ہے اس کو چھ کلو زیتون پھل کے بدلے میں بیچنا چاہتا ہے اور چھ کلو زیتون میں ڈیڑھ کلو تیل موجود ہے تو بیع جائز ہو جائے گی۔ کیونکہ نکالا ہوا ڈیڑھ کلو تیل اس تیل کے برابر ہو جائے گا جو زیتون کے پھل میں ڈیڑھ کلو تیل ہے اور باقی آدھا کلو تیل زیتون کی کھل کے مقابلے میں ہو جائے گا اس طرح ڈیڑھ کلو تیل ڈیڑھ کلو تیل کے مقابلہ میں ہو گیا اور ایک جنس ہونے کی وجہ سے مساوات اور برابری ہو گئی اور اگر زیتون کے پھل میں جتنا تیل ہے نکالا ہوا تیل اس سے کم یا اس کے برابر ہو تو یہ بیع جائز نہ ہو گی کیونکہ خالص تیل بھی وزنی ہے اور جو تیل زیتون اور تلوں میں ہے وہ بھی وزنی ہے اس لئے قدر مع الجنس کے پائے جانے کی وجہ سے بیع جائز ہونے کے لئے دونوں عوضوں کا برابر ہونا ضروری ہے۔

سوال: کیا مختلف گوشت کی بیع ایک دوسرے کے بدلے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مختلف قسم کے گوشت کی بیشی کے ساتھ بیع کیے جاسکتے ہیں، مثلاً بکری کا ایک کلو گوشت گائے کے دو کلو گوشت کے بدلے بیچ سکتے ہیں مگر یہ ضروری ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو، اُدھار جائز نہیں۔

اگر ایک قسم کے جانور کا گوشت ہو تو کمی بیشی جائز نہیں۔

یوہیں بکری، بھیڑ، دُنبہ، یہ تینوں ایک جنس ہیں۔

نوٹ. گائے اور بھینس دو جنس نہیں بلکہ ایک جنس ہیں۔

سوال. گائے کا دودھ، بکری کے دودھ کے بدلے کم زیادہ بیچنا کیسا؟

جواب. گائے کا دودھ بکری کے دودھ سے، کم یا زیادہ کر کے بیچ کر سکتے ہیں۔

سوال: کھجور کا سرکہ، انگور کے سرکے کے بدلے یا روٹی کی بیچ گندم کے بدلے اور آٹے کے بدلے کی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: کھجور کا سرکہ، انگور کے سرکہ کے بدلے میں کمی وزیادتی کے ساتھ بیچنا جائز ہے۔ روٹی کی بیع گندم کے آٹے کے بدلے کمی وزیادتی کے ساتھ بیچنا جائز ہے۔

سوال: کن لوگوں کے درمیان سود نہیں ہے؟

جواب: مولیٰ اور اس کے غلام کے درمیان اور یوں ہی مسلمان اور حربی کافر کے درمیان سود نہیں ہے۔

باب السلم

سوال: بیع سلم کے لیے دوسرا کونسا لفظ ہے؟

جواب

اس بیع کے لیے ایک اور لفظ سلف بھی استعمال ہوتا ہے۔

سوال. بیع سلم کی اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب.

اصطلاحی تعریف

بَیْعُ الْاَجَلِ بِالْعَاجِلِ "سلم یہ ہے کہ جس میں رقم پہلے دی جاتی ہے اور مبیع بعد میں لی جاتی ہے۔

سوال: بیع سلم کے اجزاء کے نام بتائیں؟

جواب : بیع سلم کے اجزا کے نام

" خریدار کورب السلم یا مُسْلِم

" بائع کو مُسْلَم الیہ

قیمت کو رأس المال

اور مبیع کو مُسْلَم فیہ کہا جاتا ہے۔

سوال: بیع سلم کی مدت کیا ہے؟

جواب: بیع سلم ایک مہینے سے کم مدت میں جائز نہیں

سوال : بیع سلم کن چیزوں میں جائز ہے؟

جواب: بیع سلم کیلی، وزنی اور عددی چیزیں (یعنی جو چیزیں گنتی سے بکتی ہیں) جن میں زیادہ فرق نہیں ہوتا اس میں بیع سلم جائز ہے۔ جیسے اخروٹ، اور انڈے میں بیع سلم جائز ہے اور وہ چیزیں جن کی گز سے پیمائش کی جاتی ہے اس میں بھی بیع سلم جائز ہے۔

سوال: بیع سلم کن چیزوں میں جائز نہیں ہے؟

جواب: بیع سلم دس چیزوں میں جائز نہیں ہو گی اور وہ یہ ہے

• حیوان میں

• حیوان کے اعضاء میں

• کھال میں

• لکڑی کے گھٹے میں

• سبزی کی گڈیوں میں

• جس چیز میں سلم کی جارہی ہے وہ عقد بیع سے لے کر سپرد کرنے تک موجود ہو ورنہ بیع سلم جائز نہیں

• مخصوص آدمی کے پیانے کے ساتھ

• کسی معین مرد کے گز کے ساتھ۔

• کسی متعین گاؤں کے کھانے میں

• کسی معین درخت کے پھل میں

• ان تمام صورتوں میں بیع سلم جائز نہیں ہو گی۔

سوال: بیع سلم درست ہونے کی امام صاحب کے نزدیک کتنی شرائط ہیں؟

جواب: سات شرائط ہیں

(1) مسلم فیہ کی جنس معلوم ہو مثلاً گندم ہو گی یا چاول

(2) نوع معلوم ہو مثلاً باسمتی چاول

(3) صفت معلوم ہو مثلاً باسمتی اعلی کوالٹی یا مڈل یا لو کوالٹی

(4) مقدار معلوم ہو مثلاً کتنے کلو

(5) مدت معلوم ہو۔ مثلاً کتنے دنوں میں دے گا

(6) رأس المال کی مقدار معلوم ہو جیسے کیلی، وزنی یا عددی۔

(7) اگر مسلم فیہ وزنی چیز ہے تو اس کی سپردگی کی جگہ معین ہو۔

سوال: صاحبین کا مؤقف کیا ہے؟

جواب: صاحبین نے فرمایا کہ رأس المال بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر وہ معین ہو اور نہ سپرد کرنے کی جگہ بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ جہاں عقد سلم ہوا اسی جگہ میں مبیع کو سپرد کرے گا

نوٹ. صاحبین سات میں سے آخری دو شرائط کو نہیں مانتے یوں انکے نزدیک پانچ شرائط ہیں

نوٹ. فتویٰ امام اعظم ابو حنیفہ کے قول پہ ہے

سوال: بیع سلم کب درست ہو گی؟

جواب: بیع سلم اس وقت درست ہو گا جب جدا ہونے سے پہلے رأس المال پر قبضہ کرے۔

سوال: بیع سلم میں قبضہ سے پہلے کیا چیزیں جائز نہیں ہے؟

جواب: قبضہ سے پہلے مسلم فیہ اور رأس المال میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔

مسلم فیہ پر قبضہ سے پہلے شرکت اور تولیہ کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال: بیع سلم کپڑوں میں کب درست ہے؟

جواب: جب کپڑوں کی لمبائی، چوڑائی اور موٹا یا باریک ہونا بیان کر دیا جائے تو اس صورت میں بیع سلم درست ہو گا۔

سوال: کیا بیع سلم اینٹوں میں جائز ہے؟

جواب: کچی اور پکی اینٹ میں بیع سلم کرنا جائز ہے بشرطیکہ سانچہ معلوم ہو۔

سوال: بیع سلم کن چیزوں کی جائز نہیں؟

جواب: جواہر اور موتیوں میں بیع سلم درست نہیں ہو گی۔

سوال: شراب اور خنزیر کی بیع کا حکم؟

جواب: شراب اور خنزیر کی بیع جائز نہیں۔

سوال: ریشم کے کیڑے اور شہد کی مکھی کی بیع؟

جواب: ریشم کے کیڑے کی بیع جائز نہیں مگر ریشم کے ساتھ شہد کی مکھی کی بیع چھتوں کے بغیر جائز نہیں۔

نوٹ. مفتی بہ قول کے مطابق تنہا ریشم کی اور شہد کی مکھیوں بیع جائز ہے

سوال: بیع سلم کے جائز اور ناجائز ہونے کے بارے میں اصول بیان کریں۔

جواب: ہر وہ چیز جس کی صفت کو معین کرنا ممکن ہو اور اس کی مقدار کی پہچان ممکن ہو تو اس میں بیع سلم جائز ہے۔ ہر وہ چیز جس کی صفت اور مقدار معلوم کرنا ممکن نہ ہو تو اس میں بیع سلم جائز نہ ہو گی۔

سوال: ذمیوں کی بیع کا حکم ہے؟

جواب: ذمیوں کی بیع مسلمانوں کی طرح ہے لیکن شراب اور خنزیر ذمی ایک دوسرے کو بیچ سکتے ہیں کیونکہ انکا شراب کا سودا کرنا ایسا ہے جیسے مسلمان کا مشروب، کولڈ ڈرنک خریدنا اور ذمیوں کا خنزیر خریدنا ایسا ہے جیسے مسلمان کا بکری خریدنا ہے۔

باب الصرف

سوال: بیع صرف کو بیع صرف کیوں کہتے ہیں؟

جواب.

بیع الصرف کی وجہ تسمیہ صرف کا معنی پھیرنا اور منتقل کرنا ہے چونکہ اس بیع میں عوضین کا ہاتھوں ہاتھ منتقل کرنا ضروری ہے۔اس لیے اس کو صرف کہا جاتا ہے۔

سوال: بیع صرف کی اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب: بیع صرف کی اصطلاحی تعریف

ثمن کو ثمن کے عوض بیچنا، ثمن سے مراد عام ہے چاہے ثمن خلقی ہو (real money) جیسے سونا چاندی یا ثمن غیر خلقی ہو (currency terminological) جیسے نوٹ، پیسہ وغیرہ۔

سوال :سونے اور چاندی کی بیع کب جائز ہے؟

جواب: کسی نے سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے بیچا برابری کی صورت میں اگرچہ عمدگی اور بناوٹ میں فرق ہو تو جائز ہو جائے گی لہذا دونوں عوضوں پر جدا ہونے سے پہلے پہلے قبضہ کرنا ضروری ہے۔

سوال: اگر بیع صرف میں سونے کو چاندی کے بدلے میں بیچا تو پھر کیا حکم ہو گا؟

جواب: جب سونے کو چاندی کے بدلے میں بیچا کمی وزیادتی جائز ہے لیکن اسی مجلس میں قبضہ کرنا واجب ہے۔

سوال: بیع صرف کب باطل ہو گی؟

جواب: اگر بائع اور مشتری بیع صرف کی صورت میں عوضین پر یا ان میں سے کسی ایک عوض پر قبضہ کرنے سے پہلے جدا ہو گئے تو بیع صرف باطل ہو جائے گی۔

سوال. مجلس بدلنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب. مجلس بدلنے کے یہاں یہ معنے ہیں کہ دونوں جدا ہو جائیں ایک ایک طرف چلا جائے اور دوسرا دوسری طرف یا ایک وہاں سے چلا جائے اور دوسرا وہیں رہے اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو مجلس نہیں بدلی، اگرچہ کتنی ہی طویل مجلس ہو، اگرچہ دونوں وہیں سو جائیں یا بے ہوش ہو جائیں بلکہ اگرچہ دونوں وہاں سے چل دیں مگر ساتھ ساتھ جائیں غرض یہ کہ جب تک دونوں میں جدائی نہ ہو، قبضہ ہو سکتا ہے

سوال: بیع صرف کے ثمن میں تصرف کرنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب: بیع صرف کے ثمن میں تصرف کرنا قبضے سے پہلے جائز نہیں ہے۔

سوال : کیا سونے کی بیع چاندی کے ساتھ اندازاً جائز ہے ؟

جواب:: جی ہاں! بیع جائز ہے۔

سوال: زیور میں کب عقد باطل ہو گا اور کب جائز ہو گا؟

جواب: ایک شخص نے سو درہم میں لوہے کی تلوار بیچی جس میں پچاس درہم کا زیور لگا ہوا تھا مشتری نے پچاس درہم نقد دیدیئے اور باقی پچاس کو اُدھار کیا تو پوری تلوار اور زیور کی بیع جائز ہو جائے گی۔ چونکہ زیور کی قیمت مجلس میں دینی ضروری تھی کیونکہ وہ چاندی ہے اور چاندی کی بیع چاندی سے ہو رہی ہے اس لئے برابری بھی ضروری ہے اب جو پچاس درہم دیئے وہ زیور کا بدل شمار ہو گا خواہ مشتری نے اس کو بیان کیا ہو یا نہ کیا ہو بلکہ اگر وہ اس کی تصریح کر دے کہ یہ پچاس درہم دونوں کی قیمت کی طرف سے دے رہا ہوں تب بھی زیور ہی کا بدل ہو گا اور باقی پچاس لوہے کی تلوار کے بدلے میں ہے جو ادھار ہے اس لیے مجلس میں جو پچاس دیے وہ زیور کے بدلے میں سمجھے جائیں گے تاکہ بیع درست ہو جائے اور اگر پچاس میں سے آدھے تلوار کے بدلے میں کریں تو زیور کے بدلے پر مجلس میں قبضہ نہیں ہو گا اور پورے کی بیع فاسد ہو جائے گی۔

بائع کو زیور کی قیمت پچاس درہم پر قبضہ کرنا چاہئے تھا لیکن اس پر قبضہ نہیں کیا اور جدا ہو گئے تو اگر زیور تلوار کو نقصان دیے بغیر الگ ہو سکتا ہو تو تلوار کی بیع ہو جائے گی کیونکہ تلوار کی قیمت پر مجلس میں قبضہ کرنا ضروری نہیں ہے اور زیور کی بیع نہیں ہو گی کیونکہ اس کی قیمت پر مجلس میں قبضہ کرنا ضروری تھا اور اگر زیور تلوار سے نقصان کیئے بغیر الگ نہ ہو سکتا ہو تو زیور کی بیع نہ ہو گی اور اس کی وجہ سے تلوار کی بیع بھی نہیں ہو گی

سوال : اگر کسی نے چاندی کے برتن کو بیچا پھر دونوں جدا ہو گئے بعض ثمن پر قبضہ کیا تو عقد کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر بعض ثمن پر قبضہ کیا تو عقد اس میں باطل ہو جائے گا جس میں قبضہ نہیں کیا اس میں درست ہو گا۔ جس میں قبضہ کیا تو

برتن باہمی مشترک ہو جائے گا۔ اگر بعض برتن کا کوئی مستحق نکل آیا تو اب مشتری کو اختیار ہے چاہے تو بعینہ اس ثمن کے حصے کے بدلے لے لے چاہے تو واپس کر دے۔

سوال: اگر کسی نے چاندی کا ٹکرا بیچا پھر اس کے بعض حصے کا کوئی مستحق نکل آیا تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: تو وہ مستحق لے گا، بقیہ مشتری لے لے گا اس کے حصے کے ثمن کے بدلے اور اس کو کوئی خیار نہ ہو گا۔

مثال کے طور پر کسی نے سو روپے میں چاندی کی ڈلی خریدی بعد میں آدھے کا مستحق کوئی اور آدمی نکل آیا تو مشتری پچاس روپے دے کر آدھی ڈلی لے لے اور اس صورت میں مشتری کو واپس کرنے کا اختیار نہیں ہو گا۔ کیونکہ چاندی کی ڈلی ٹکڑا ہو سکتی ہے لہذا ٹکڑا کر کے ایک حصہ دوسرے کو دیا جا سکتا ہے اس لئے اس میں شرکت عیب نہیں ہے اس لئے مشتری کو لینا ہی پڑے گا اور اس کو بیع توڑنے کا اختیار نہیں ہو گا۔ البتہ جتنا حصہ مشتری کے حق میں آئے گا۔ اتنی ہی قیمت دینی ہو گی زیادہ نہیں کیونکہ اتنا ہی حق اس کو ملا ہے۔

سوال: بیع صرف کے کچھ مسائل بیان کریں؟

جواب

1۔ جس شخص نے دو درہموں اور ایک دینار کو دو دیناروں اور ایک درہم کے بدلے بیچا تو بیع جائز ہو گی اور دونوں جنسوں میں سے ہر جنس کو دوسری کا بدل بنا دیا جائے گا۔

2۔ جس نے گیارہ درہم کو دس درہم اور ایک دینار کے بدلے میں بیچا تو بیع جائز ہو گی دس درھم اپنی مثل دس درھم کے بدلے ہو جائیں گے اور ایک دینار اور ایک درہم کے بدلے ہو جائے گا۔

3۔ دو صحیح درہموں کی اور ایک کھوٹ والے درہم کی، ایک صحیح درہم کے بدلے اور دو کھوٹے درہم کے بدلے جائز ہے۔

4۔ درھموں میں اگر چاندی غالب ہو تو یہ درہم خالص چاندی کے حکم میں ہیں اور اگر دیناروں میں سونا غالب ہو تو یہ دینار خالص سونے کے حکم میں ہیں اور ان کی ہم جنس کی بیع میں کمی زیادتی ایسے ہی حرام ہے۔ جیسے خالص سونے اور چاندی کی ہم جنس کی بیع میں کمی زیادتی حرام ہے چنانچہ اگر خالص درہم کو کھوٹ ملے ہوئے دراہم کے بدلے یا خالص دینار کو کھوٹ ملے ہوئے دینار کے بدلے بیچا گیا تو وزن کے اعتبار سے برابری ضروری ہو گی۔

5۔ اگر سونا اور چاندی پر کھوٹ غالب ہے تو وہ درہم دینار کے حکم میں نہیں ہوں گے بلکہ وہ سامان کے حکم میں ہوں گے پھر جب ان کو ہم جنس کے ساتھ کمی اور زیادتی کے ساتھ بیچا تو ان کی بیع جائز ہو گی۔

سوال: اگر کسی نے کھوٹے درہم کے بدلے سامان خریدا پھر وہ درھم چلنا بند ہو گیا مبیع پہ قبضہ کرنے سے پہلے پہلے لوگوں نے ان درھموں کے ساتھ معاملہ چھوڑ دیا تو اب بیع کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: کسی نے ان دراہم یا دنانیر کے بدلے کوئی سامان خریدا جن میں کھوٹ غالب تھا ابھی مبیع پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ لوگوں میں ان سکوں کا رواج ختم ہو گیا اور لوگوں نے ان کے ساتھ معاملہ کرنا چھوڑ دیا تو امام صاحب کے نزدیک یہ بیع باطل ہو جائے گی اور صاحبین، امام شافعی و امام احمد کے نزدیک بیع باطل نہ ہو گی۔ کیونکہ مال کا تبادلہ مال سے ہونے کی وجہ سے بالاتفاق عقد بیع صحیح ہو چکا تھا لیکن چلن بند ہونے کی وجہ سے ثمن کا سپرد کرنا ناممکن ہو گیا اور ثمن کو سپرد کرنا اگر ناممکن ہو جائے تو اسکی وجہ سے بیع فاسد نہیں ہوتی لہذا بیع فاسد نہ ہو گی بلکہ اسکی قیمت لازم ہو گی رہی یہ بات کہ کون سے دن کی قیمت لازم ہو گی اس بارے میں صاحبین کا اختلاف ہے۔

امام ابو یوسف کا مذہب اور دلیل

آپ فرماتے ہیں کہ جس دن بیع ہوئی ہے اس دن میں۔ ان سکوں کی قیمت درہم سے کیا تھی، وہ مشتری پر واجب ہو گی کیونکہ بائع اور مشتری کے ذہن میں اس وقت کی قیمت کا لحاظ ہے اسی وقت کی قیمت کو ذہن میں رکھ کر بائع مبیع فروخت کرنے پر راضی ہوا ہے اس لئے بیچنے کے وقت ان سکوں کی جو قیمت تھی وہی مشتری پر لازم ہو گی۔

امام محمد کا مذہب اور دلیل

وہ فرماتے ہیں کہ آخری دن جس میں لوگوں نے ان سکوں کو لینا دینا چھوڑا اس دن ان سکوں کی کیا قیمت تھی وہ دلوائی جائے گی کیونکہ جب تک سکے رائج تھے اس وقت تک سکے ہی دینے کا پابند تھا لیکن جس دن چلن بند ہو گیا اسی دن کھوٹے سکوں سے منتقل ہو کر قیمت کی جانب آنا ہوا چنانچہ جس دن قیمت کی طرف منتقل ہوا ہے قیمت کے سلسلہ میں اسی دن کی قیمت کا اعتبار ہو گا۔ اور مشتری وہی قیمت ادا کر کے مبیع لے لے گا۔

امام صاحب کا مذہب اور دلیل

جن دراہم اور دنانیر میں کھوٹ غالب ہو ان کا ثمن ہونا لوگوں کے تعامل کی وجہ سے تھا لیکن جب لوگوں نے ان کے ساتھ معاملہ کرنا چھوڑ دیا تو وہ سامان بن گئے اور ان کی ثمنیت ختم ہو گئی اس لئے مبیع بغیر ثمن کے باقی رہی اور بیع بغیر ثمن کے ہو تو بیع فاسد ہوتی ہے اس لئے یہ بیع فاسد ہو جائے گی اور چونکہ مبیع پر مشتری کا قبضہ نہیں ہوا تھا اس لئے مبیع بائع کے پاس ہی رہے گی اور مشتری کو کچھ نہیں دینا ہو گا۔

فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے

سوال: رائج الوقت پیسوں کے بدلے بیع کا حکم؟

رائج پیسوں کے بدلے خرید و فروخت جائز ہے چاہے ان پیسوں کو متعین نہ کیا ہو اس لئے کہ جب تک ان کا رواج رہے گا اس وقت تک ان کا حکم دراہم اور دنانیر کی طرح ہو گا یعنی متعین کرنے سے متعین نہیں ہوں گے اس قیمت کے کوئی بھی پیسے دیدے کافی ہو جائیں گے اور جس دن سے ان کا رواج ختم ہو جائے اس دن سے وہ سامان کی طرح ہیں یعنی وہ متعین کرنے سے متعین ہو جائیں گے۔ بغیر متعین کئے بیع جائز نہیں ہو گی جس طرح سامان کو متعین کئے بغیر بیع جائز نہیں ہوتی ہے۔

سوال: اگر کسی نے کوئی چیز آدھے درہم کے بدلے میں خریدی تو بیع کا کیا حکم ہو گا اور مشتری پر کتنی رقم لازم ہو گی؟

جواب: جب کسی نے کوئی چیز آدھے درہم کے بدلے میں خریدی تو بیع جائز ہو گی اور مشتری پر اتنی مقدار پیسے لازم ہوں گے، جو آدھے درہم کے بدلے میں بیچے جاتے ہیں۔

سوال: اگر کسی نے صرافی کو ایک درہم دیا اور کہا آدھے درہم کے بدلے پیسے اگر کسی صرافی (سونار) کو ایک درہم دیا اور کہا آدھے درھم کے بدلے پیسے دے دو تو اس بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایک آدمی نے سنار کو ایک درہم دے کر یوں کہا کہ آدھے درہم کے جو پیسے ہوتے ہیں وہ دو اور باقی درہم ہی دو مگر اس میں ایک رتی چاندی کم دو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک پوری بیع فاسد ہو گی۔

دلیل: آدھے درہم کا مقابلہ آدھے درہم سے ہے اور اس میں ایک رتی کم ہے تو سود ہو گیا اس لئے اس آدھے درہم کی بیع فاسد ہو جائے گی اور چونکہ فساد قوی ہے اور شروع سے ہے اس لئے یہ سرایت کر کے درہم کے بدلے جو پیسے کی بیع تھی وہ بھی فاسد ہو جائے گی کیونکہ پوری بیع ایک ہی ہے۔ لہذا کل کے اندر عقد باطل ہو گا۔

صاحبین فرماتے ہیں کہ پیسوں میں بیع جائز ہے اور باقی میں بیع باطل ہے۔

دلیل: صاحبین فرماتے ہیں کہ اندرونی اعتبار سے یہاں دو بیع میں ایک بیع سے آدھے درہم کا مقابلہ پیسے کے ساتھ ہے اور دوسری بیع سے آدھے درہم کا مقابلہ آدھے درہم کے ساتھ مگر ایک رتی کم اس لئے جس آدھے درہم کا مقابلہ پیسے کے ساتھ ہے وہ بیع جائز ہو گی کیونکہ اس میں کوئی سود نہیں ہے اور جس آدھے درہم کا مقابلہ آدھے درہم کے ساتھ ہے مگر ایک رتی کم وہ بیع فاسد ہو گی کیونکہ اس میں دونوں طرف چاندی ہے اور آدھے درہم کے مقابلہ میں پورا آدھا درہم نہیں ہے بلکہ ایک رتی کم ہے اس لئے سود ہو گیا اس لئے یہ دوسری بیع فاسد ہو گی اور ایک کا فساد دوسرے میں سرایت نہیں کرے گا۔

فتویٰ امام اعظم کے قول پہ ہے

کتاب الرھن

سوال: رھن کا لغوی معنی؟

جواب: لغت میں رہن کے معنی روکنا ہیں اس کا سبب کچھ بھی ہو۔

سوال: اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

اصطلاح میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لئے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے مکمل یا بعض حق کو وصول کرنا ممکن ہو

رھن کو انگریزی میں Mortgage کہتے ہیں۔

سوال: رھن کے متعلق اصطلاحات کیا ہیں؟

جواب: جو چیز گروی (ضمانت کا مال) رکھی جائے اسے رھن یا مرھون، گروی رکھنے والے کو راھن، جس کے پاس رھن رکھا جائے اسے مرتہن کہا جاتا ہے

مثلاً کتاب تین سو کی خریدی اور گروی میں موبائل رکھ دیا تو موبائل مرھون، رہن، گروی کہلایا اور رکھنے والا راھن اور بائع مرتہن ہے۔

سوال: رھن کب منعقد ہو جاتا ہے۔

جواب: رھن، ایجاب اور قبول کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے۔

سوال: رھن کب مکمل ہوتا ہے؟

جواب: رھن قبضہ کے ساتھ مکمل ہو جاتا ہے۔

سوال : رھن کا کتنی چیزوں سے خالی ہونا ضروری ہے۔ن اور وہ درج ذیل ہیں

جواب: رھن کا تین چیزوں سے خالی ہونا ضروری ہے

(۱) مُحُوز ہو (۲) مُفَرَّغ ہو (۳) مُمیَّز ہو

محوز کا مطلب: مرھون دوسروں کی شرکت میں نہ ہو۔ دوسرے کی شرکت سے تقسیم ہو کر الگ ہو چکی ہو

مثلاً ایک گھر دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا دونوں شریکوں نے گھر تقسیم کر کے الگ الگ کر لیا ہو اب جو راہمن کا حصہ ہے اس پر مرتہن قبضہ کر لے۔

مفرغ کا مطلب: رہن میں رکھی ہوئی چیز راہن کے تصرف اور اس کے قبضہ سے خالی ہو مثلاً گھر رہن پر رکھنا ہے تو گھر میں راہن کا کوئی سامان نہ ہو ایسے گھر پر مرتہن قبضہ کرے تب قبضہ مکمل ہو گا۔

ممیز کا مطلب: مرہون پیدائشی طور پر راہن کے سامان کے ساتھ متصل نہ ہو جیسے درخت پر لگا ہوا پھل رہن پر رکھے تو اس پر مرتہن کا قبضہ مکمل نہیں ہو گا کیونکہ پھل قدرتی طور پر راہن کے درخت سے چپکا ہوا ہے۔ اس لئے پھل کو درخت سے جدا کر کے مرتہن کو قبضہ دے تب رہن پر مکمل قبضہ شمار ہو گا۔

سوال: قبضہ سے پہلے راھن کو رھن نہ رکھنے کا اختیار ہو گا یا نہیں ہو گا؟

جواب: جب تک مرتہن رھن پر قبضہ نہ کرلے تو راھن کو اختیار ہے اگر چاہے تو رھن مرتھن کے حوالے کر دے اگر چاہے تو رھن سے واپس لے لے۔

سوال: قبضے کے بعد شیءِ مرھون ضمان میں داخل ہو گی یا نہیں؟

جواب: جب راھن نے رھن کو مرتہن کے حوالے کر دیا تو مرتہن نے اس پر قبضہ کر لیا تو رھن اس کے ضمان میں داخل ہو گا۔

سوال: رہن کے درست ہونے کی شرط بیان کریں؟

جواب: رہن دینِ مضمون کے ساتھ درست ہو گا۔

سوال: دین مضمون سے کیا مراد ہے؟

جواب: دین مضمون سے مراد ایسا دین ہے جو یا تو ادا کرنے سے ادا ہو یا پھر معاف کیے بغیر ساقط نہ ہو۔

سوال: رھن میں دینِ مضمون ہونے کی صورتیں بیان کریں؟

جواب: رھن اپنی قیمت اور دین میں سے جو کم ہو اس کے بدلے میں مضمون ہوتی ہے جس کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

وہ تین صورتیں درج ذیل ہیں :

پہلی صورت یہ ہے کہ جب رھن رکھی ہوئی چیز مرتھن کے پاس ہلاک ہوئی، رھن اور دین دونوں قیمت میں برابر تھے تو اس صورت میں یہی سمجھا جائے گا کہ مرتہن نے حکمی طور اپنا قرض وصول کر لیا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جب دین کم ہو اور رھن کی قیمت زیادہ ہو تو اس صورت میں دین کے برابر مرتہن پر ضمان آئے گا اور یہ سمجھا جائے گا کہ مرتین نے اپنا دین وصول کر لیا ہے اور باقی رھن کی زائد قیمت امانت ہو گی اور امانت کے ضائع ہونے سے ضمان واجب نہیں ہوتا۔

تیسری صورت یہ ہے کہ رھن کی قیمت کم ہو اور دین زیادہ ہو تو جتنی رھن کی قیمت بنتی ہے اُتنا دین ساقط ہو جائے گا اور یہی سمجھا جائے گا کہ مرتہن نے اپنا دین وصول کر لیا ہے۔ باقی دین کا مطالبہ راھن سے کیا جائے گا۔

سوال: کن اشیاء کو رھن میں دینا جائز نہیں ہے؟

جواب: امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے تین صورتیں بیان کی ہیں کہ دین میں ان چیزوں کو رہن پر دینا جائز نہیں۔

وہ تین صورتیں درج ذیل ہیں

* مال مشترک کو رھن میں رکھنا جائز نہیں

* متفرق چیزوں کو رھن پر رکھنا جائز نہیں۔

* ایسی چیز کو رھن پر رکھا کہ جو راھن کے حق کے ساتھ مشغول ہو۔

یعنی مرہون شے پر قبضہ اس طرح ہو کہ وہ اکھٹی ہو متفرق نہ ہو مثلاً درخت پر پھل ہیں یا کھیت میں زراعت ہے صرف پھلوں یا زراعت کو رہن رکھا درخت اور کھیت کو نہیں رکھا یہ قبضہ صحیح نہیں اور یہ بھی ضرور ہے کہ مرہون شے حق راہن کے ساتھ مشغول نہ ہو مثلاً درخت پر پھل ہیں اور صرف درخت کو رہن رکھا

سوال: امانتوں کے بدلے رھن رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: امانتوں کے بدلے رہن رکھنا درست نہیں ہے۔

نوٹ. اسی طرح ودیعتیں اور عاریت کے طور پر لی گئی چیز، مال مضاربت اور مال شرکت کو بھی بطور رھن نہیں رکھ سکتے۔

سوال: رأس المال اور مسلم فیہ کے بدلے رھن رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیع سلم کے راس المال، ثمن صرف اور مسلم فیہ کے بدلے میں رھن رکھنا درست ہے۔

سوال: اگر رھن مجلس عقد میں ہلاک ہو جائے تو اب اسکا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر رھن مجلس عقد میں ہلاک ہو جائے تو عقد صرف اور عقد سلم مکمل ہو جائے گا اور مرتھن حکمی اعتبار سے اپنا حق وصول کرنے والا شمار ہو گا۔

سوال: تیسرے آدمی کے پاس رھن رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر راھن اور مرتہن کا کسی تیسرے عادل شخص کے پاس رھن رکھنے پر اتفاق ہو جائے تو یہ جائز ہے مرتہن اور راھن کو اس کے قبضے سے لینے کی اجازت نہیں۔

سوال: درہم، دینار، مکیلی اور موزونی چیز کو بطور رہن رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب: درہم و دینار، مکیلی اور موزونی چیز کو رھن پر رکھنا جائز ہے۔

فائدہ: اگر وہ اپنی جنس کے عوض رھن رکھی گئی اور وہ ہلاک ہو گئی تو اس کی مثل کے بدلے دین میں ہلاک ہو گا، اگرچہ دونوں عمدگی اور بناوٹ میں مختلف ہوں۔

سوال: دین وصول کرنے کے بعد کھوٹ معلوم ہو جائے تو اب کیا حکم ہو گا۔

جواب: جس شخص کا کسی دوسرے پر دین تھا تو اس نے اپنے دین کی مثل اس سے وصول کیا، اسے خرچ کر دیا اور اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کھوٹا تھا تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کے لیے اب کچھ نہیں ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک کھوٹے کی ہم مثل لوٹا کر ہم مثل وصول کریں۔

سوال: ایک دین کے بدلے دو چیزیں بطور رھن رکھنے کا کیا حکم ہے۔

جواب: کسی نے دو غلام ایک ہزار کے بدلے رھن پر رکھے تھے پھر پانچ سو روپے ادا کر دیئے اور چاہتا ہے کہ ایک غلام مرتہن سے واپس لے لوں تو وہ اس غلام کو واپس نہیں لے سکتا جب تک کہ پورے ایک ہزار ادا نہ کر دے کیونکہ دونوں غلاموں کا مجموعہ ہزار کے بدلے رہن ہے۔ ہاں اگر مرتہن ایک غلام واپس لینے کی اجازت دیدے تو راھن واپس لے سکتا ہے۔

سوال: راھن کی طرف سے وکیل بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: راھن، رھن کا مالک ہے لہذا وہ جس کو چاہے وکیل بنائے، چاہے وہ مرتہن کو یا پھر کسی عادل شخص کو ایسی وکالت جائز ہے۔

سوال: کیا عقد رھن میں وکالت کی شرط لگا سکتے ہیں ہے؟

جواب: جب راہن نے رھن رکھا اس وقت مرتہن نے شرط لگائی کہ قرض کی مدت گزرنے پر شی مرھون کے بیچنے کا وکیل بناؤ تا کہ وہ وکیل شی مرھون کو فروخت کر کے میرا قرض ادا کرے تو راھن اب اس وکیل کو معزول نہیں کر سکتا کیونکہ شرط لگانے کی وجہ سے مرتہن کا حق متعلق ہو گیا بالفرض اگر راھن نے وکیل کو معزول کر بھی دیا تو وکیل معزول نہیں ہو گا اسی طرح اگر راھن اتفاقاً مر بھی جائے تب بھی وکیل کی وکالت ختم نہیں ہو گی بلکہ قرض کی مدت گزرنے پر شی مرھون کو بیچ کر مرتہن کا قرض ادا کرے گا۔ تا کہ اس کا حق ضائع نہ ہو جائے۔

سوال: کیا مرتہن کو حق ہے کہ اس سے دین کا مطالبہ کرے جب تک دین ادا نہ کرے

جواب: مرتہن کو حق حاصل ہے کہ وہ راھن سے اپنے حق کا مطالبہ کرے اور اس دین کی وجہ سے اس کو قید کرائے۔

سوال: راھن کو بیع سے روکنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شے مرھون، مرتھن کے قبضے میں ہو تو راھن کو اس کو فروخت کرنے پر قدرت نہیں ہے یہاں تک کہ مرتہن اپنا قرض اس رھن کے ثمن میں سے وصول کرلے۔

فائدہ: جب راہن مرتہن کو قرضہ ادا کردے تو مرتین سے کہاجائے گا کہ شے مرھون کو راہن کے حوالے کردے

سوال: بغیر اجازت کے رھن فروخت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب راھن مرتہن کی اجازت کے بغیر رھن کو فروخت کردے تو بیع موقوف ہے لہذا مرتہن اگر اس کو جائز قرار دے تو جائز ہے۔

سوال: عبد مرھون کو بغیر اجازت کے آزاد کردیا تو اب کیا ہوگا؟

جواب: اگر راہن مرتہن کی اجازت کے بغیر عبد مرھون کو آزاد کردے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

فائدہ: اگر راہن مالدار ہے اور دین کی ادائیگی فوری ہو تو راہن سے دین کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائے گا لیکن اگر دین میں مہلت ہو تو اس سے غلام کی قیمت لے لی جائے گی اور اس کو رہن کی جگہ رکھ دیا جائے گا یہاں تک کہ دین ادا کردے اگر وہ تنگدست ہو تو غلام اپنی قیمت میں کوشش کرے اور دین ادا کرے اس کے بعد غلام راہن، آقا سے اس کو وصول کرلے۔

سوال: رہن کو ہلاک کرنے کی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر راھن نے مرتہن کے پاس سے رھن ہلاک کردیا تو راھن کو اس کی قیمت مرتہن کے پاس رھن رکھنی ہوگی کیونکہ جس ضرورت کی بنیاد پر عقد رھن ہوا تھا وہ ضرورت ابھی باقی ہے اور اگر فوری والا دین تھا تو مرتہن فوراً وصول کرنے کا مطالبہ کرے گا۔

سوال: اگر اجنبی نے رھن کو ھلاک کردیا؟

جواب: مرتہن کے قبضہ میں شی مرہون تھی اسی حال میں کسی اجنبی نے اس کو ہلاک کردیا۔ تو مرتہن ہی اس کے ضمان لینے کا مدعی بنے گا اور وہی ضمان لینے کی ساری کارروائی کرے گا اور مرہون کے ہلاک ہونے کے دن اس کی جو قیمت تھی وہ قیمت ہلاک کرنے والے سے وصول کرے گا اور یہ قیمت اس کے قبضہ میں رھن رہے گی۔

سوال: راھن کا رھن میں جنایت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: راھن اگر مرھون غلام کو قتل کرڈالے یا اس کا کوئی عضو تلف کردے تو راھن پر ضمان واجب ہوگا کیونکہ شی مرہون اگرچہ راھن کی ہے لیکن ابھی اس کے ساتھ مرتہن کا حق متعلق ہے لہذا ضمان کے حق میں مالک کو اجنبی ٹھہرایا جائے گا اور رھن میں سے راھن نے جتنا نقصان کیا ہے وہ رھن

کے لئے دیناپڑے گامثلاً شی مرھون سوروپے کی تھی راھن نے قصور کیااب وہ پچاس روپے کی رہ گئی تواب راھن پچاس روپے مرتہن کو دے تاکہ وہ دین اداہونے تک اس کورھن پررکھے۔

سوال: اگر مرتہن نے رھن میں نقصان کردیاتوحکم؟

جواب: اگر مرتہن مرہون پر کوئی جنایت کرے تواس پر تاوان لازم ہوگا کیونکہ اس نے غیر کی ملک کو تلف کیاہے اب اس نے جس قدر جنایت کی ہے اسی قدر دین ساقط ہوجائے گامثلاًایک ہزارروپیہ مرتہن کادین تھااور ہزارروپے کی ہی چیز گروی رکھی ہوئی تھی مرتہن نے اس میں سے تین سوروپیہ کانقصان کردیااور اب شئ مرہون سات سوکے روپیہ کی رہ گئی توتین سوروپے دین سے ساقط ہوجائیں گے اور راہن پر مرتہن کادین اب سات سوروپے ہی رہے گا۔

سوال: رھن کے اخراجات کسی پرہوں گے؟

جواب.

جس گھرمیں رھن کی حفاظت کی جائے اس کاکرایہ مرتہن پرہے اور چرواہے کی مزدوری راھن پرہے اور رھن کاکھاناپیناراھن پرہے۔

سوال: رھن میں اضافہ وبڑھوتری کاکیاحکم ہے جیسے بکری رھن تھی اس نے بچہ دے دیا؟

جواب: رہن میں اضافہ اور بڑھوتری راہن کے لیے ہے توبڑھوتری بھی اصل کے ساتھ رھن ہوگی اگر بڑھوتری ہلاک ہوگئی توبغیر کسی چیز کے ہلاک ہوگی اور اگر اصل ہلاک ہوگئی اور بڑھوتری باقی رہی توراہن اس کواس کاحصہ دے کررھن سے چھڑائے گااور دین قبضے کے دن والی قیمت پر تقسیم کیاجائے گا۔ مثلاًمرتہن کے راھن پرنوسوروپے قرض تھے راھن نے ایک ہزارروپے کی بکری رھن پررکھی اس کے بعد بچہ پیداہواجس کی قیمت رھن چھڑانے کے دن پانچ سوروپے تھی پھر بکری ہلاک ہوگئی جوہزارروپے کی تھی تواب دین کودونوں کی قیمت پر تین تہائی میں تقسیم کیاجائے گاگویاکہ قرض کی دوتہائی ہلاک ہوگئی یعنی چھ سوروپے ساقط ہوجائیں گے اور دین کاایک تہائی یعنی تین سوروپے راھن مرتہن کواداکرے گااور بکری کابچہ واپس لے گا۔

سوال: رھن اور دین میں اضافہ کرنے کاکیاحکم ہے؟

جواب: رہن میں اضافہ جائزہے۔

فائدہ: طرفین رحمۃ اللہ علیہماکے نزدیک دین میں اضافہ جائزنہیں اور رہن ان دونوں کے عوض میں نہ ہوگاامام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دین میں بھی اضافہ کرناجائزہے۔

فتویٰ طرفین کے قول پہ ہے

سوال: ایک چیز دو آدمیوں کے پاس رہن رکھنا کیسا؟

جواب: جب ایک ہی چیز دو آدمیوں کے پاس ہے دونوں میں سے ہر ایک دین کے بدلے میں رھن رکھے تو جائز ہے۔ اب اگر رھن ہلاک ہو جاتی ہے تو دونوں مرتہن اپنے اپنے قرض کے حصے کے مطابق ضامن ہوں گے اور اگر ان میں سے ایک کا قرض ادا کر دیا دوسرے کا باقی ہے تو رہن تمام کا تمام دوسرے کے پاس رہے گا۔

سوال: رہن کی شرط پر بیع کرنا کیسا؟

جواب: اگر کسی نے غلام فروخت کرتے ہوئے یہ شرط لگائی کہ اس کی قیمت کے بدلے میں فلاں چیز بطور رہن رکھوں گا خریدار رہن، کو حوالے کرنے سے رک گیا تو حوالے کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور فروخت کرنے والے کو اختیار ہو گا چاہے تو رہن چھوڑنے پر راضی ہو جائے چاہے تو بیع فسخ کر دے مگر یہ کہ خریدار فوراً ثمن ادا کر دے یا اسے رہن کی قیمت دے دے تاکہ وہ رہن ہو جائے۔

سوال: مرتہن، رھن کی کن سے حفاظت کرائے گا؟

جواب: مرتہن کے لیے جائز ہے کہ رھن کی خود ہی حفاظت کرے یا اس کی بیوی یا اس کی اولاد یا اس کا ملازم جو اس کے عیال داری میں ہے۔ وہ حفاظت کریں۔

فائدہ: اگر اس کی حفاظت اس شخص نے کی جو اس کے اہل وعیال میں نہیں ہے یا اس نے اس کو امانت کے طور پر رکھ دیا تو وہ ضامن ہو گا۔

سوال: اگر مرتہن نے رھن میں جان بوجھ کر زیادتی (violat) کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مرتہن نے رھن میں زیادتی کی اور وہ ہلاک ہو گئی تو وہ رھن کی قیمت کا ضامن ہو گا جس طرح غصب شدہ چیز کو ہلاک کرنے پر اس کی قیمت کا ضمان واجب ہوتا ہے اسی طرح رھن میں جان بوجھ کر زیادتی کرنے پر مرتہن پر ضمان واجب ہو گا۔

سوال: مرتہن کا راھن کو عاریت کے طور پر دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر مرتہن نے راھن کو رھن عاریت دے دی اور راھن نے اس پر قبضہ کر لیا تو رھن مرتہن کے ضمان سے نکل جائے گی، اب اگر وہ راھن کے قبضے میں ھلاک ہو گئی تو بغیر ضمان کے ھلاک ہو گی۔

سوال: مرتہن کا رھن کو واپس لینا کیسا ہے؟

جواب: مرتہن کو شے مرھون واپس لینے کا اختیار ہے جب مرتہن شے مرہون واپس لے کر اپنے قبضہ میں کر لے تو مرتہن پر پھر ضمان لوٹ آئے گا۔

سوال: راہن کے فوت ہونے کی صورت میں کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر راہن فوت ہو گیا تو اس کا وصی اسے فروخت کر دے اور قرضہ ادا کرے اور اگر اس کا کوئی وصی نہ ہو تو قاضی اس کے لیے وصی مقرر کرے اور اس کو فروخت کرنے کا حکم صادر کرے۔

کتاب الحجر

سوال: حجر کا لغوی و اصطلاحی معنی کیا ہے

جواب: لغوی معنی، روکنا

اصطلاحی معنی ہے، کسی شخص کے تصرفات قولیہ (یعنی زبان کے تصرفات) روک دینے کو حجر کہتے ہیں

سوال: حجر کے کتنے اسباب ہیں

جواب: حجر کے اسباب تین ہیں۔

(صغر (نابالغی) 2. جنون (پاگل پن) 3. رقیت (غلامی . 1

نتیجہ یہ ہوا کہ آزاد عاقل بالغ پہ قاضی حجر نہیں کر سکتا

سوال: وھذہ المعانی الثلاثۃ توجب الحجر فی الاقوال دون الاحوال اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: معانی ثلاثہ سے حجر کے تینوں اسباب مراد ہیں

یہاں یہ مسئلہ بیان ہو رہا ہے کہ فعل میں حجر نہیں ہوتا یعنی ان کے افعال کو کالعدم نہیں سمجھا جائے گا بلکہ ان کا اعتبار کیا جائے گا لہذا نابالغ یا مجنون نے کسی کی کوئی چیز تلف کر دی تو ضمان واجب ہے فوراً تاوان وصول کیا جائے گا یہ نہیں کہ جب وہ بالغ ہو یا مجنون ہوش میں آئے اس وقت تاوان وصول کریں یہاں تک کہ اگر ایک دن کے بچہ نے کروٹ لی اور کسی شخص کی شیشہ کی کوئی چیز تھی وہ ٹوٹ گئی اس کا بھی تاوان دینا ہوگا۔

سوال: مجنون اور بچے کے تصرف کا حکم بیان کریں؟

جواب: مجنون نہ طلاق دے سکتا ہے نہ اقرار کر سکتا ہے اسی طرح نابالغ کہ نہ اس کی طلاق صحیح نہ اقرار، مجنون اگر ایسا ہے کہ کبھی کبھی اسے افاقہ ہو جاتا ہے اور افاقہ بھی پوری طور پر ہوتا ہے تو اس حالت میں اس پر جنون کا حکم نہیں ہے اور اگر ایسا افاقہ ہے کہ عقل ٹھکانے پر نہیں آئی ہو تو نابالغ عاقل کے حکم میں ہے۔

سوال: نابالغ اور مجنون کی بیع کا حکم؟

جواب؛ نابالغ نے ایسا عقد کیا جس میں نفع و ضرر دونوں ہوتے ہیں جیسے خرید و فروخت کہ نہ ہمیشہ اس میں نفع ہی ہوتا ہے نہ ہمیشہ ضرر، اگر وہ خریدنے اور بیچنے کے معنی جانتا ہو کہ خریدنا یہ ہے کہ دوسرے کی چیز ہماری ہو جائے گی اور بیچنا یہ کہ اپنی چیز اپنی نہ رہے گی دوسرے کی ہو جائے گی تو اس کا عقد

ولی کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے جائز کر دے گا جائز ہو جائے گا رد کر دے گا باطل ہو جائے گا اور اگر اتنا بھی نہ جانتا ہو کہ بیچنا اور خریدنا اسے کہتے ہیں تو اس کا عقد باطل ہے ولی کے جائز کرنے سے بھی جائز نہیں ہو گا مجنون کا بھی یہی حکم ہے

سوال: غلام کے تصرفات کا حکم؟

جواب: غلام طلاق بھی دے سکتا ہے اور اقرار بھی کر سکتا ہے مگر اس کا اقرار اس کی ذات تک محدود ہے لہٰذا اگر مال کا اقرار کرے گا تو آزاد ہونے کے بعد اس سے وصول کیا جا سکتا ہے اور حدود و قصاص کا اقرار کرے گا تو فی الحال قائم کر دیں گے آزاد ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا

سوال: سفیہ یعنی بے وقوف پہ حجر ہو گا یا نہیں ائمہ کا اختلاف بیان کریں؟

جواب: آزاد عاقل بالغ پر حجر نہیں کیا جا سکتا کہ مثلاً وہ سفیہ ہے مال کو بیجا خرچ کرتا ہے عقل و شریعت کے خلاف وہ اپنے مال کو برباد کرتا ہے۔ گانے بجانے والوں کو دے دیتا ہے تماشہ کرنے والوں کو دیتا ہے۔ خرید و فروخت میں نقصان اٹھاتا ہے کہ ایک روپیہ کی چیز ہے دس پانچ میں خرید لی دس کی چیز ہے بلاوجہ ایک روپیہ میں بیچ کر ڈالی۔ غرض اسی قسم کے بیوقوفی کے کام جو شخص کرتا ہے

امام اعظم کا مؤقف

اس کو ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک حجر نہیں کیا جا سکتا اسی طرح فسق یا غفلت کی وجہ سے یا مدیون ہے اس وجہ سے اس پر حجر نہیں ہو سکتا

صاحبین کا مؤقف

صاحبین کے نزدیک ان صورتوں میں بھی حجر کیا جا سکتا ہے

سوال: فتویٰ کس کے قول پہ ہے؟

جواب: صاحبین ہی کے قول پر یہاں فتویٰ دیا جاتا ہے

سوال: نابالغ سفیہ کا مال کب اس کے حوالے کیا جائے

جواب: نابالغ جس کا مال ولی یا وصی کے قبضہ میں تھا، اب وہ بالغ ہوا اور اس کی حالت اچھی معلوم ہوتی ہے اور چال چلن ٹھیک ہیں (یہاں نیک چلنی کے صرف یہ معنیٰ ہیں کہ مال کو موقع سے خرچ کرتا ہو اور بے موقع خرچ کرنے سے رکتا ہو جس کو رشد کہتے ہیں) تو اس کے اموال اسے دے دیے جائیں اور اگر چال چلن اچھے نہ ہوں تو اموال نہ دیے جائیں جب تک اس کی عمر پچیس سال کی نہ ہو جائے اور اس کے تصرفات پچیس سال سے قبل بھی نافذ ہوں گے اور اس عمر تک پہنچنے کے بعد بھی اس میں رشد ظاہر نہ ہوا تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اب مال دے دیا جائے وہ جو چاہے کرے مگر صاحبین فرماتے ہیں کہ اب بھی نہ دیا جائے جب تک رشد ظاہر نہ ہو مال سپرد نہ کیا جائے اگرچہ اوس کی عمر ستر سال کی ہو جائے

.نوٹ

بالغ ہونے کے بعد نیک چلن تھااور اموال دے دیے گئے اب اس کی حالت خراب ہوگئی تو امام اعظم کے نزدیک حجر نہیں ہو سکتا مگر صاحبین کے نزدیک مجبور کر دیا جائے گا۔

سوال: امام اعظم و صاحبین کے نزدیک لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر کیا ہے

جواب: امام اعظم کے نزدیک لڑکا 18 سال اور لڑکی 17 سال کی عمر میں بالغ ہوتے ہیں

صاحبین کے نزدیک لڑکا اور لڑکی دونوں 15 سال کی عمر میں بالغ ہوتے ہیں

فتویٰ صاحبین کے قول پہ ہے

نوٹ

* لڑکے کو جب انزال ہو گیا وہ بالغ ہے وہ کسی طرح ہو سوتے میں ہو جس کو احتلام کہتے ہیں یا بیداری کی حالت میں ہو۔ اور انزال نہ ہو تو جب تک اس کی عمر پندرہ سال کی نہ ہو بالغ نہیں جب پورے پندرہ سال کا ہو گیا تو اب بالغ ہے علامات بلوغ پائے جائیں یا نہ پائے جائیں، لڑکے کے بلوغ کے لیے کم سے کم جو مدت ہے وہ بارہ سال کی ہے یعنی اگر اس مدت سے قبل وہ اپنے کو بالغ بتائے اس کا قول معتبر نہ ہو گا۔

* لڑکی کا بلوغ احتلام سے ہوتا ہے یا حمل سے یا حیض سے ان تینوں میں سے جو بات بھی پائی جائے تو وہ بالغ قرار پائے گی اور ان میں سے کوئی بات نہ پائی جائے تو جب تک پندرہ سال کی عمر نہ ہو جائے بالغ نہیں اور کم سے کم اس کا بلوغ نو سال میں ہو گا اس سے کم عمر ہے اور اپنے کو بالغہ کہتی ہو تو معتبر نہیں۔

کتاب الاقرار

سوال: اقرار کی تعریف ذکر کریں؟

جواب: لغوی تعریف:(ثابت کرنا) اقرار باب افعال کا مصدر ہے۔

اصطلاحی تعریف: اخبار عن ثبوت الحق للغیر علی نفسہ (عینی ۷۷۴/۳) یعنی اپنی ذات پر کسی دوسرے شخص کے حق واجب کی اطلاع دینے کو اقرار کہتے ہیں

سوال: اقرار کی اصطلاحات ورکن کیا ہیں؟

جواب: اقرار کے متعلق اصطلاحات:

اقرار کرنے والے کو مُقِر" جس کے لیے اقرار کیا جائے مُقَرّلہ اور جس چیز کا اقرار کیا اسے مُقَرّبہ" کہا جاتا ہے۔

اقرار کا رکن:

ہر وہ لفظ کہ جس سے کسی چیز کا اپنے اوپر لازم ہونا ثابت ہو، مثلاً عربی میں کلمہ "علی" ہے مثلاً لفلانٍ عَلَیَّ کذا (فلاں کے مجھ پر اتنے درہم ہیں)۔

سوال: اقرار کی شرائط بیان کریں؟

جواب: اقرار کی تین شرائط ہیں:

مُقِرّ آزاد ہو، (2) مُقِرّ بالغ ہو، (3) مُقِرّ عاقل ہو

فائدہ: کسی کے حق کا اقرار کیا تو وہ حق اقرار کرنے والے پر لازم ہو گا۔

سوال: اقرار کا حکم بیان کریں؟

جواب: جس نے کسی چیز کا اقرار کیا یا تو وہ مجہول ہو گی یا معلوم، اگر مجہول ہے تو مقر سے کہا جائے گا اس کو کھول کر بیان کرو، اگر وہ بیان نہ کرے تو حاکم اسے بیان کرانے پر سختی کرے گا۔

سوال: اقرار کی کچھ صورتیں بیان کریں؟

جواب: اقرار کی چھ صورتیں

۱۔ اگر مقرنے کہا کہ مجھ پر فلاں کا مال ہے تو مقر سے پوچھا جائے گا کہ کتنا مال ہے؟ مقرلہ کے پاس گواہوں کی عدم موجودگی میں مقر کی بات کثیر و قلیل مقدار میں تسلیم کی جائے گی۔ لیکن ایک درہم سے کم میں بات نہیں مانی جائے گی کہ ایک درہم سے کم کو مال نہیں کہتے۔

۲۔ اگر مقرنے مال عظیم کا اقرار کیا کہ مال کے ساتھ عظیم کی صفت لگائی تو مفتی بہ قول کے مطابق دو سو درھموں سے کم میں تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ شریعت میں مال عظیم کا اطلاق زکوۃ کے نصاب دو سو درھم پر ہوا ہے اگرچہ ایک روایت امام اعظم سے یہ بھی مروی ہے کہ دس درھموں سے کم میں تصدیق نہیں کی جائے گی کہ دس درھم بھی مال عظیم ہے تب ہی تو چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

۳۔ اگر مقرنے دراھم کثیرہ کا اقرار کیا تو دس سے کم میں تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ (دراھم) صیغہ جمع کا استعمال کیا ہے اور ساتھ صفت (کثیرہ) لائی گئی تو جمع قلت کا اعلیٰ درجہ ہے اس کی تاکید کثیرہ سے بھی ہو رہی ہے۔ جب کہ صاحبین کے نزدیک دو سو درھموں سے کم میں تصدیق نہیں کی جائے گی کہ شرعاً مالِ کثیر نصابِ زکوۃ ہی ہے۔

۴۔ اگر مقرنے دراھم کا اقرار کیا تو تین درھموں سے کم میں تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ دراھم صیغہ جمع ہے جمع قلت کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے اگر زیادہ بیان کردے تو زیادہ لازم ہوں گے کیونکہ جمع کا صیغہ زیادہ کو بھی شامل ہے۔

۵۔ گر مقرنے اتنے اتنے درھموں کا اقرار کیا تو گیارہ سے کم میں تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ اتے اتنے دو عدد بغیر حرف عطف کے مستعمل. ہوئے جو عربی عدد احد عشر کے مشابہ ہیں کہ ان کے درمیان بھی حرف عطف واو نہیں اور احد عشر اقلّ عدد ہے جو یقینی ہے۔

۶۔ اگر مقرنے اتنے اور اتنے حرف عطف کے ذریعے دوبار اقرار کیا تو اکیس سے کم میں تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ اتنے اور اتنے کو احد و عشرون کے ساتھ مشابہت ہے کہ ان دو کے درمیان حرف عطف ہے لہذا اقل مقدار اکیس درہم مراد ہوں گے جو مقدار یقینی عدد ہے۔

سوال: اقرار کے الفاظ کیا ہوتے ہیں؟

جواب: ان کے متعلق اصول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے کہ جو وجوب یا ذمہ داری پر دلالت کرتے ہیں تو ان کے استعمال کرنے پر مقربہ، مقِر پر واجب ہو جائے گی۔

.**سوال:** اس اصول کو مثال کے ساتھ سمجھائیں؟

جواب: مثلاً، "عَلَیّ کذا" کہا تو کلمہ عَلَیّ کی وجہ سے اقرار کہلائے گا کیونکہ کلمہ علی وجوب ولزوم پر دلالت کرتا ہے اسی طرح لفظ (قِبَل) بھی ذمہ داری پر دلالت کرتا ہے اس سے بھی اقرار ثابت ہو گا۔ لہذا وجوب و ذمہ داری کے الفاظ کے ساتھ دین کا اقرار مراد ہو گا۔

سوال: امانت کب کہلائے گی؟

جواب: اگر ایسا لفظ استعمال کیا جو نہ وجوب پر دلالت کرتا ہو اور نہ ہی ذمہ داری پر تو اس کے استعمال سے دین کا اقرار نہ ہو گا کہ وہ کلام امانت کے اقرار پر محمول ہو گا۔ لہذا یہی سمجھا جائے گا کہ جس چیز کا اقرار کر رہا ہے وہ امانت ہے جو اس کے پاس ہے نہ کہ دین

سوال: اس اصول کو مثال کے ساتھ سمجھائیں؟

جواب: مثلاً لفظ "عِندی" استعمال کرتا ہے یا مَعِیَ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اگر امانت بغیر تعدی (زیادتی) کے ہلاک ہو جائے تو مقر پر کوئی تاوان نہیں ہو گا۔

سوال: اس اصول کو مثال کے ساتھ سمجھائیں

جواب: مثلاً لفظ "عِندی" استعمال کرتا ہے یا مَعِیَ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اگر امانت بغیر تعدی (زیادتی) کے ہلاک ہو جائے تو مقر پر کوئی تاوان نہیں ہو گا۔

سوال: دین مؤجل کے اقرار میں کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نے دین مؤجل کا اقرار کیا کہ فلاں شخص کے مجھ پر ایک ہزار درھم ہیں لیکن ان کی ادائیگی ایک ماہ بعد ہے جب کہ مقرلہ نے ایک ہزار درھموں کی بطور قرض کے تصدیق کرتے ہوئے تاجیل کا انکار کر دیا کہ مہینے بعد نہیں ابھی ادا کرنے تھے تو مقر پر دراھم کی ادائیگی فوری لازم ہو گی تاخیر قبول نہیں کی جائے گی اس مسئلہ میں مقر نے دو باتوں کا اقرار کیا ایک دین کا دوسرا تاجیل (مقررہ مدت) کا جب کہ مقرلہ نے ایک کی تو تصدیق کی کہ دین ہے مگر تاجیل کا انکار کیا تو منکر کہلایا جب مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو منکر سے قسم لی جائے گی۔ لہذا مقرلہ سے (مہینے بعد نہیں ابھی ادا کرنے تھے) کے لیے قسم لی جائے گی۔

سوال: اقرار میں استثناء کا کیا حکم ہے؟

جواب: استثناء کے صحیح ہونے کی دو شرطیں ملحوظ رہیں۔

* یہ استثنا اقرار کے متصل بعد کیا گیا ہو ورنہ استثناء معتبر نہ ہو گا، مکمل اقرار لازم ہو گا۔

* اقرار کے بعض حصے کا استثناء ہو

اگر کل کا استثناء کیا گیا تو معتبر نہ ہو گا بلکہ کل کا اقرار لازم ہو گا

اب مسئلہ ملاحظہ کیجئے اگر مقر نے کسی دین کا اقرار کیا اور ساتھ بعض خاص مقدار کا استثناء کیا تو استثناء درست ہو گا کہ دونوں شرطیں پائی گئیں کہ کلام متصل بھی ہے اور بعض حصے کا استثناء ہے لہذا استثنا کا حصہ نکالنے کے بعد باقی دین کی ادائیگی لازم ہو گی۔

نوٹ:

استثنا قلیل کے جواز پر تو ائمہ کرام کا اتفاق ہے مگر استثناء کثیر کے جواز پر اختلاف ہے کہ طرفین اور اکثر فقہائے کرام کے نزدیک اکثر کا استثناء درست ہے جب کہ امام ابو یوسف نزدیک درست نہیں اور متن کا مسئلہ طرفین کے مذہب پر ہے۔ یعنی استثناء قلیل ہو یا کثیر دونوں درست ہیں

سوال: اگر کسی نے استثناء ایسی چیز کا کیا جو مستثنیٰ کی جنس سے نہیں تو کیا حکم ہو گا؟

جواب : اگر کسی نے اقرار کرتے ہوئے کہا کہ فلاں کے مجھ پر ایک سو درھم ہیں سوائے ایک دینار کے یا سوائے گندم کی ایک قفیز کے تو یہ استثناء درست ہو گا۔ اور سو درھم میں سے ایک دینار کی قیمت اسی طرح سو درھم میں سے ایک قفیز گندم کی قیمت نکال کر باقی تمام اقرار کی وجہ سے لازم ہو گی کیونکہ درہم اور دینار ثمنیت کے اعتبار سے دونوں ایک جنس ہیں جب کہ گندم کی قفیز ثمن بن سکتی ہے اس کو بھی درھم کے ساتھ قربت جنس ہے۔ لہذا مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کے قریب قریب جنس ہونے کی وجہ سے استثناء درست ہے۔

سوال: اقرار میں ان شاء اللہ کہا تو؟

جواب: اگر کسی نے اقرار کرتے ہوئے متصلاً

ان شاء اللہ کہا تو اقرار باطل ہو گا۔ کیونکہ اقرار کو اللہ کی چاہت پر معلق کیا ہے اور چاہتِ الٰہی کسی کو معلوم نہیں نہ معلوم ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ اقرار باطل ہو گا

سوال: اقرار میں خیار شرط رکھا تو حکم کیا ہو گا

جواب: اگر مقر نے اقرار کرتے ہوئے اپنے لیے خیار کی شرط لگائی کہ مجھ پر قرض تو ہے مگر مجھے سوچنے کا اختیار ہے تو قرض لازم ہو گا اور خیار کی شرط باطل ہو گی کیونکہ اقرار اخبار کے قبیل سے ہونے کی وجہ سے تعلیق بالشرط کا احتمال نہیں رکھتا۔ نیز سوچ کر بتانے سے معلوم ہوا کہ قرض نہیں محض احسان کے طور اقرار کر رہا ہے حالانکہ پہلے قرض کا اقرار کیا ہے چاہے مقرلہ خیار کی تصدیق کرے یا تکذیب خیار باطل ہو گا کیونکہ خیار شرط عقد کے لیے ہوتا ہے جب کہ اقرار عقد نہیں ہوتا۔

سوال: اقرار میں بنیادی چیز کا استثناء کرنا کیسا؟

جواب: اصول یہ ہے کہ "جو چیزیں بنیاد کی حیثیت رکھتی ہوں اقرار میں ان کا استثناء درست نہیں ہوتا لہٰذا اگر کسی نے کسی کے لیے گھر کا اقرار کیا لیکن عمارت کا اپنے لیے استثناء کیا تو گھر اور اس کی عمارت سب مقرلہ کے ہوں گے یہ استثنا درست نہ ہو گا کیونکہ عمارت ہی کا نام گھر ہے کہ عمارت کے بغیر گھر کیسے ہو سکتا ہے لیکن اگر گھر کی عمارت کا استثنا اپنے لیے کرتا ہے اور اس سے صحن کا اقرار غیر کے لیے کرتا ہے تو درست ہے کہ عمارت الگ چیز ہے اور صحن الگ چیز ہے کہ صحن عمارت کی بنیادی چیز نہیں بلکہ مزید فائدہ اٹھانے کی چیز ہے۔

سوال: ظرف میں کسی چیز کے اقرار کا حکم؟

جواب: ظرف کے مسائل کی بنیاد ایک اصول پر ہے کہ (۱) جس چیز میں ظرف بننے کی صلاحیت ہو اور اس کو منتقل کرنا بھی ممکن ہو تو اس صورت میں ظرف اور مظروف اقرار میں دونوں لازم ہوں گے۔ مثلاً ٹوکری، رومال وغیرہ

(۲) ظرف بننے کی صلاحیت تو ہو مگر اس کو منتقل کرنا ہی ممکن نہ ہو مثلا اصطبل، زمین وغیرہ تو صرف ظرف لازم ہو گا

نوٹ:

یہ اصول شیخین کے مذہب پر ہے جب کہ امام محمد کے نزدیک دونوں صورتوں میں ظرف و مظروف دونوں لازم ہوں گے۔

سوال: اس اصول پہ مسئلہ بیان کریں؟

جواب: صورت مسئلہ یہ ہے کہ ٹوکری میں کھجوروں کا اقرار کیا اس طرح رومال میں کپڑے کا اقرار کیا تو ظرف (ٹوکری، رومال) اور مظروف (کھجور، کپڑا) دونوں لازم ہوں گے کہ ظرف منتقل ہو سکتا ہے۔ اگر اصطبل میں گھوڑے کا اقرار کیا تو فقط گھوڑا لازم ہو گا کہ اصطبل کو منتقل کرنا ممکن نہیں یہ شیخین کا مذہب ہے جب کہ امام محمد کے نزدیک گھوڑا اور اصطبل دونوں لازم ہوں گے۔

نوٹ:

مفتی بہ قول شیخین کا ہے۔

سوال: اگر کسی نے اقرار کرتے ہوئے کہا کہ فلاں کا مجھ پر ایک کپڑا لازم ہے جو دس کپڑوں میں ہے اب کتنے کپڑے لازم ہوں گے؟

جواب: اس میں ائمہ احناف کا اختلاف ہے کہ شیخین کے نزدیک صرف ایک کپڑا لازم ہو گا کہ عموما ایک کپڑے کو دس کپڑوں میں نہیں رکھا جاتا

جب کہ امام محمد کے نزدیک گیارہ کپڑے لازم ہوں گے کہ ہو سکتا ہے کہ اتنا عمدہ کپڑا ہو کہ جس کو اتنے کپڑوں میں لپیٹا گیا ہو۔

نوٹ:

فتوی شیخین کے قول پر ہے

سوال: اقرار کے بعد عیب کا دعوی کرنا کیسا؟

جواب: اگر کسی نے اقرار کیا کہ میں نے کپڑا غصب کیا ہے بعد میں عیب دار کپڑا لے کر آیا کہ یہ تھا مقرلہ اس کا انکار کرتا ہے کہ کپڑا درست تھا اب مقرلہ کے پاس گواہ بھی نہیں تو مقر کی بات قسم کے ساتھ مانی جائے گی کیونکہ لفظ (کپڑا) عیب اور سالم دونوں کو شامل ہے۔ اس طرح درھموں کا اقرار کیا پھر کہا کہ کھوٹے تھے اس کی صورت حال گزشتہ مسئلہ کی طرح ہے۔

سوال: اعداد کو ظرف اور مظروف بنا کر اقرار کیا حکم کیا ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے اقرار کرتے ہوئے کہا پانچ میں پانچ ہیں کہ ایک عدد کو ظرف اور دوسرے کو مظروف بنایا تو اس کلام کے تین مطلب اور تین ہی حکم بنتے ہیں۔

- پانچ کو پانچ سے ضرب دینا مراد ہو تو 5 5 25 = x لازم ہوں گے یہ حسن بن زیاد کا قول ہے۔ اس کو مصنف نے بیان نہیں کیا۔

- پانچ کے ساتھ پانچ ہو کہ فی، مع کے معنی میں ہو تو5 + 5 = 10 لازم ہوں گے یہ صورت مقر کے مراد لینے پر معتبر ہوگی مصنف نے یہ صورت اَرَدْتُ سے بیان کی ہے۔
- پانچ کو پانچ میں ضرب دے کر اس کے اجزاو ٹکرے بڑھائے جائیں تو اس صورت میں عدد تو پانچ رہیں گے مگر اس کے اجزا بڑھ جائیں گے مصنف نے تیسرا مطلب لیا ہے کہ پانچ ہی لازم ہوں گے۔

سوال: اقرار میں ابتداء اور انتہا کا ذکر کیا تو مسئلہ کیا ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے اقرار میں ابتدا اور انتہا کو ذکر کر دیا تو سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک انتہا شامل نہ ہو گی مثلاً کسی نے اقرار کیا کہ مجھ پر ایک درہم سے دس تک لازم ہیں تو امام اعظم کے نزدیک انتہا دسواں درہم شامل نہ ہو گا۔ نو درہم لازم ہوں گے جب کہ صاحبین کے نزدیک ابتداء کی طرح انتہاء بھی شامل ہو گی لہذا صاحبین کے نزدیک دس درہم لازم ہوں گے۔

نوٹ:

فتوی امام اعظم ابو حنیفہ کے قول پر ہے

سوال : شراب یا خنزیر کو ثمن قرار دے کر اقرار کیا تو مسئلہ کیا ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے اقرار کیا کہ مجھ پر فلاں کے شراب یا خنزیر کی قیمت کے ہزار درھم ہیں تو اس پر درھم تو لازم ہوں گے مگر اس کی تفسیر قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ کوئی بھی مسلمان نہ شراب فروخت کرتا ہے اور نہ ہی خنزیر کیونکہ یہ مسلمان کے لیے مال متقوم نہیں یہ ان کا نام لے کر در حقیقت اقرار سے رجوع کرنا چاہتا ہے۔ لہذا جہاں بیع نہ بن سکتی ہو وہاں کہنا کہ مبیع کی قیمت ہے تو اپنے اقرار سے رجوع کرنا ہے اور اقرار سے رجوع بیان تبدیل ہے اور بیان تبدیل کا حق بندوں کو نہیں لہذا بندوں کے حق میں رجوع درست نہیں۔ لہذا ہزار درہم لازم ہوں گے یہ مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے چاہے کلام متصلاً ہو یا منفصلاً،

نوٹ

یہی مفتی بہ قول ہے

سوال: متبوع کے اقرار میں تابع کی حیثیت کیا ہے؟

قوں: ایک فقہی قاعدہ ہے۔ **"التَّابِعُ لَا يُفْرَدُ بالحكم "** کہ تابع کا فیصلہ متبوع سے الگ نہیں کیا جائے گا۔ لہذا تابع ہمیشہ متبوع کے حکم میں شامل ہو گا کہ جو شئے کے لیے ضروری تصور کی جاتی ہیں وہ نام لیے بغیر بھی شامل ہو گی

اب صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی کے لیے انگوٹھی کا اقرار کیا تو انگوٹھی کے نام میں اس کا نگینہ بھی شامل ہو گا اسی طرح کسی کے لیے ڈولی کا اقرار کیا تو ڈولی کے لوازمات لکڑیاں اور متعلقہ کپڑا وہ بھی ڈولی میں شامل ہوں گے۔ یہی صورت حال تلوار کے متعلقہ امور کی ہے کہ پھل، نیام اور

پر تلہ بھی اقرار میں شامل ہوں گے۔ لہذا اگر مقرلہ انگوٹھی کا مالک ہو گا تو نگینہ کا بھی مالک ہو گا جیسا کہ فقہی قاعدہ ہے۔ مَنْ مَلَكَ شَيْئًا مَلَكَ مَا هُوَ مِنْ ضَرُورَاتِه" جو کسی چیز کا مالک ہو وہ اس کی ضروریات کا بھی مالک ہو گا

سوال: مرض الموت میں دین کا اقرار کیا تو؟

جواب: مرض الموت سے مراد وہ بیماری ہے کہ جس کی وجہ سے فوت ہونے کا غالب گمان ہو کہ وہ اس بیماری میں فوت ہو جائے گا اس کو مرض الموت کہا جاتا ہے۔

اس شخص پر زمانہ صحت کے بھی قرضے تھے اور مرض الموت میں بھی اسباب معلوم کے سبب قرضے ہیں مثلا مرض الموت میں بیع کی اس کا ثمن قرض ہے یا نکاح کیا مہر قرض ہے۔ ان قرضوں کی موجودگی میں کسی کے لیے دین کا اقرار کرتا ہے کہ جس کا سبب معلوم نہیں تو پہلے دو قسم کے قرضوں کو ادا کرنے کے بعد جو مال بچ جائے تو اس سے اقرار کردہ قرض ادا کیا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرض الموت میں اسباب بتائے بغیر کسی دین کا اقرار کرنا یہ شبہ پیدا کرتا ہے کہ وہ دوسرے خواہوں کو نقصان دینا چاہتا ہے تاکہ مقرلہ کو زیادہ مل جائے۔ اگر حالت صحت کردہ قرض ادا کیا جائے گا. اگر حالت صحت کے قرض نہیں اور نہ ہی حالت مرض میں کسی سبب معلوم سے قرض ہے تو مجہول اقرار درست ہے لہذا مقرلہ کو وارثوں سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا

سوال: وارث کے لیے اقرار کرنا کیسا؟

جواب: اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنے کسی وارث کے لیے اقرار کرے تو یہ اقرار باطل ہو گا کہ اس سے باقی ورثا کا نقصان ہوتا ہے لہذا یہ اصول ہوا کہ جس اقرار سے کسی کو نقصان ہو وہ اقرار باطل ہے۔ ہاں اگر باقی ورثا اجازت دے دیں تو درست ہے کیونکہ وہ اپنا حق خود ساقط کرنے پر راضی ہیں

سوال: اجنبی کے لیے اقرار کے بعد رشتہ دار ہونے کا دعویٰ کر دیا

جواب: اگر کسی شخص نے کسی اجنبی کے لیے اقرار کیا پھر اس نے اس کے متعلق ایسے رشتہ کا دعوی کیا جو شروع (دائمی) سے ہے تو یہ اقرار باطل ہو جائے گا۔ مثلاً بعد میں اس اجنبی کو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے تو اس کا نسب ثابت ہو جائے گا بشرطیکہ وہ اجنبی ثابت النسب نہ ہو اور اس جیسی عمر کا شخص بیٹا بھی بن سکتا ہو تو یہ اقرار باطل ہو گا اور اس کو بیٹا ہونے کی حیثیت سے وراثت سے حصہ ملے گا۔ اگر اجنبی کے متعلق ایسے رشتہ کا دعوی کیا جو شروع سے نہیں بلکہ بعد میں قائم ہو تو یہ اقرار باطل نہ ہو گا۔ مثلاً کسی اجنبی عورت کے لیے اقرار کیا پھر اس کے متعلق کہا کہ یہ میری بیوی ہے تو

اقرار درست ہے اس لیے کہ جب اقرار کیا تھا وہ اجنبیہ تھی اس سے رشتہ اب قائم ہوا ہے۔ بخلاف بیٹا کہنے کے کہ بیٹے کا رشتہ شروع سے شمار کیا گیا۔ اس لیے بیٹے کے حق میں اقرار باطل جب کہ بیوی کے حق میں اقرار صحیح ہے۔ لہذا اصول یہ ہوا کہ جہاں دوسرے کو نقصان دینے کا شبہ نہ ہو وہاں اقرار درست ہے اور جہاں نقصان کا شبہ ہو وہاں درست نہیں۔

سوال: طلاق کے بعد بیوی کے لیے اقرار کرنا کیسا؟

جواب: صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی نے بیوی کو تین طلاقیں یا طلاق بائنہ دی کہ ابھی وہ عدت میں تھی کہ اس نے اس کے لیے قرض کا اقرار کیا پھر شوہر فوت ہو گیا تو عورت کو میراث اور قرض میں سے جو کم ہو وہ ملے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں یہ شبہ ہے کہ شوہر نے بیوی کو اس لیے طلاق دی تا کہ اس کو اقرارِ قرض کے ذریعے بھاری رقم سے نوازے چونکہ وارث ہونے کی حیثیت سے رقم کم ملتی اس شبہ کی وجہ سے میراث و قرض میں سے کم رقم بیوی کو ملے گی

سوال: اصول و فروع اور زوج وزوجہ کا اقرار کرنا کیسا؟

جواب:

- بیوی کے اقرار کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ نہ کسی کے نکاح میں ہو اور نہ عدت میں ہو عورت بھی بیوی ہونے کی تصدیق کرے اور یہی تفصیل مرد کے اقرار کی بھی ہے۔ کیونکہ ان نسبوں میں دوسروں پر نسب کا الزام نہیں بلکہ اپنے نسب کی نسبت کرتا ہے جو اختیاری فعل ہے۔
- اگر عورت بیٹے کا اقرار کرتی ہے تو شوہر کی تصدیق کے بغیر یہ اقرار درست نہ ہو گا کیونکہ غیر پر نسبت لگانا اس کی تصدیق کے بغیر جائز نہیں۔ یا دائی اس سے پیدائش کی تصدیق کر دے جب عورت کا بنوت کے متعلق اقرار درست ہو گا کیونکہ جہاں مرد کو دیکھنا حرام ہو وہاں دائی کی گواہی قبول ہوتی ہے۔

سوال: اصول و فروع وغیرہ کے علاوہ کے نسب کا اقرار کا حکم ؟

جواب: اصول یہ ہے کہ ایسے نسب کا اقرار درست نہیں کہ جس کا دوسرے سے ہونا لازم آئے۔ مثلاً بھائی کا اقرار والد کے نسب سے چچا کا اقرار دادا کے نسب سے لہذا ثابت شدہ ورثاء کی موجودگی میں مقر لہ محروم رہے گا اگر ورثاء نہ ہوں تو اقرار کی وجہ سے (نہ کہ نسب کی وجہ سے) میراث کا مستحق ہو گا۔ اگر والد کے فوت ہونے کے بعد کسی نے اجنبی کے لیے بھائی ہونے کا اقرار کیا تو نسب اس کے والد سے ثابت نہ ہو گا کیونکہ " تحمیل النسب علی الغیر " ہے کہ غیر پر نسب تو ثابت ہو گا مگر مقر کو والد کی میراث سے جتنا حصہ ملے گا اس کا نصف مقر لہ کو ملے گا۔ اصول یہ ہے کہ اقرار کر کے دوسرے کو نقصان دینا درست نہیں البتہ ذاتی حق میں اس کو جاری کرنا درست ہے۔

کتاب الاجارہ

سوال: اجارے کی تعریف کیا ہے؟

جواب: کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے۔

سوال: کون سی چیز اجرت بن سکتی ہے؟

جواب: جو چیز بیع کا ثمن ہو سکتی ہے وہ اجارے میں اُجرت بھی بن سکتی ہے۔

سوال : اجارہ صحیح ہونے کی شرائط کیا ہیں

جواب: قدوری شریف میں دو شرائط بیان کی گئی ہیں۔

(1) اُجرت کا معلوم ہونا۔ (2) منفعت کا معلوم ہونا

سوال: منافع معلوم کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟

جواب: قدوری میں اس کے تین طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

* مدت معلوم ہو تو منافع معلوم ہو جاتا ہے مثلاً پانچ روپے میں ایک مہینہ کے لیے مکان کرایہ پہ لیا

* کبھی کام بیان کرنے سے منافع معلوم ہو جاتے ہیں مثلاً کپڑے رنگنے کے لیے آدمی کو اجرت پہ رکھا اور اسے بتا دیا کہ اتنے کپڑے رنگنے ہیں

* کبھی اشارہ کرنے سے منفعت کا پتہ چلتا ہے مثلاً جس جگہ سامان لے کر جانا ہے اس کی طرف اشارہ کر دیا

سوال: گھر اور دکانوں کو کرائے پہ لیا پھر اس میں رہائش رکھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے اگرچہ رہائش کا بیان نہ بھی کرے

سوال: کرائے کے مکان اور دکان میں کیا کام نہیں کر سکتے؟

جواب : کرائے کے مکان اور دکان میں ہر وہ کام جائز ہے جس سے عمارت کو نقصان نہ پہنچے مگر لوہار، دھوبی، آٹا وغیرہ پینے کے کام نہیں کر سکتے، ہاں اگر مالک مکان کی اجازت ہو تو یہ کام بھی کر سکتے ہیں۔

سوال : اجیر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اجیر دو قسم کے ہیں

1۔اجیر مشترک 2۔ اجیر خاص

سوال : انکی تعریفات بیان کریں؟

جواب:

اجیر مشترک:

وہ ہے جس کے لیے کسی وقت خاص میں ایک ہی شخص کا کام کرنا ضروری نہ ہو اُسوقت میں دوسرے کا بھی کام کر سکتا ہو، جیسے دھوبی، خیاط (درزی)، حجام، حمال (بوجھ اٹھانے والا) وغیرہم جو ایک شخص کے کام کے پابند نہیں ہیں۔

اجیر خاص:

اجیر خاص وہ ہوتا ہے جو ایک مخصوص شخص کا کام کرتا ہے اور ان اوقات میں دوسرے کا نہیں کر سکتا ۔

کتاب الشفعہ

سوال: شفعہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: غیر منقول جائداد کو کسی شخص نے جتنے میں خرید اُتنے ہی میں اُس جائداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں۔

سوال: شفعہ کے حقدار کون ہیں

جواب: شفعہ کے تین حقدار ہیں۔

(1) جو نفسِ مبیع میں خلیط (شریک) ہے۔

(2) جو حقِ مبیع میں خلیط (شریک) ہے۔

(3) جارِ ملاصق یعنی پڑوسی

سوال: ان سب کی وضاحت کریں؟

جواب:

1۔ نفس مبیع میں خلیط وہ ہے کہ خود مبیع میں اُس کی شرکت ہو مثلاً ایک مکان دو شخصوں میں مشترک ہے ایک شریک نے بیع کی تو دوسرے شریک کو شفعہ پہنچتا ہے۔

2۔ حق مبیع میں خلیط کا یہ مطلب ہے کہ خود مبیع میں شرکت نہیں ہے اس کا حصہ بائع کے حصہ سے ممتاز ہے مگر حق مبیع میں شرکت ہے مثلاً دونوں مکانوں کا ایک ہی راستہ ہے اور راستہ بھی خاص ہے یا دونوں کے کھیت میں ایک نالی سے پانی آتا ہو۔

3۔ جار ملاصق یہ ہے کہ اس کے مکان کے پیچھے کی دیوار دوسرے کے مکان میں ہو۔

سوال: حقِ شفعہ کا پہلے حق دار کون ہے؟

جواب: سب سے پہلے حق نفس مبیع میں شریک کا ہے پھر. حق مبیع میں شریک کا ہے اور جار ملاصق کا مرتبہ سب سے آخر میں ہے۔

سوال: شفعہ طلب کے طلب کی کتنی اقسام ہیں

جواب: طلب کی تین قسمیں ہیں۔

(1) طلب مواثبہ

(2) طلب تقریر اس کو طلب اشہاد بھی کہتے ہیں

(3) طلب تملیک

ان سب کی وضاحت کریں:

1۔ طلب مواثبہ یہ ہے کہ جیسے ہی اس کو اُس جائداد کے فروخت ہونے کا علم ہو فوراً اُسی وقت یہ ظاہر کر دے کہ میں طالبِ شفعہ ہوں اگر علم ہونے کے بعد اس نے طلب نہ کی تو شفعہ کا حق جاتا رہا اور بہتر یہ ہے کہ اپنے اس طلب کرنے پر لوگوں کو گواہ بھی بنالے تاکہ یہ نہ کہا جاسکے کہ اس نے طلب مواثبت نہیں کی ہے۔

2۔ طلب مواثبہ کے بعد طلب اشہاد کا مرتبہ ہے جس کو طلب تقریر بھی کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ بائع یا مشتری یا اُس جائدادمبیعہ کے پاس جاکر گواہوں کے سامنے یہ کہے کہ فلاں شخص نے یہ جائداد خریدی ہے اور میں اس کا شفیع ہوں اور اس سے پہلے میں طلب شفعہ کر چکا ہوں اور اب پھر طلب کرتا ہوں تم لوگ اس کے گواہ رہو۔ یہ اُس وقت ہے کہ جائدادمبیعہ کے پاس طلب اشہاد کرے اور اگر مشتری کے پاس کرے تو یہ کہے کہ اس نے فلاں جائداد خریدی ہے اور میں فلاں جائداد کے ذریعہ سے اُس کا شفیع ہوں اور بائع کے پاس یوں کہے کہ اس نے فلاں جائداد فروخت کی ہے اور میں فلاں جائداد کی وجہ سے اس کا شفیع ہوں۔

3۔ ان دونوں طلبوں کے بعد طلب تملیک ہے یعنی اب قاضی کے پاس جاکر یہ کہے کہ فلاں شخص نے فلاں جائداد خریدی ہے اور فلاں جائداد کے ذریعہ سے میں اُس کا شفیع ہوں وہ جائداد مجھے دِلادی جائے۔

سوال: طلب تملیک میں تاخیر سے شفعہ باطل ہو گا یا نہیں؟

جواب: طلب تملیک میں تاخیر ہونے سے شفعہ باطل ہوتا ہے یا نہیں، ظاہر الروایہ یہ ہے کہ باطل نہیں ہوتا اور ہدایہ وغیرہا میں تصریح ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے اور

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاعذر ایک ماہ کی تاخیر سے باطل ہو جاتا ہے بعض کتابوں میں اس پر فتویٰ ہونے کی تصریح ہے اور موجودہ دور میں اس قول امام محمد کے قول کو اختیار کیا جائے گا کیونکہ اگر اس کے لیے کوئی مدت مقرر نہ ہو گی تو شفعہ کے خوف کی وجہ سے مشتری نہ اُس زمین میں کوئی تعمیر کر سکے گا نہ درخت نصب کر سکے گا اور یہ مشتری کا ضرر ہے۔

سوال کن چیزوں میں شفعہ ہو سکتا ہے؟

جواب: شفعہ صرف جائداد غیر منقولہ (Non Movable) جس کی مِلک مال کے عوض میں حاصل ہوئی ہو.

جیسے 1. زمین، 2. مکان، 3. دکان

اگرچہ وہ جائداد قابل تقسیم نہ ہو جیسے چکی کا مکان اور حمام اور کوآں اور چھوٹی کوٹھری کہ یہ چیزیں اگرچہ قابل تقسیم نہیں ہیں ان میں بھی شفعہ ہو سکتا ہے۔

سوال کن چیزوں میں شفعہ نہیں ہو سکتا؟

جواب جائداد منقولہ (movable) میں شفعہ نہیں ہو سکتا

1۔ کشتی اور 2. صرف عمارت یا 3. صرف درخت کسی نے خریدے ان میں شفعہ نہیں ہو سکتا اگرچہ یہ طے پایا ہو کہ عمارت اور درخت برقرار رہیں گے ہاں اگر عمارت یا درخت کو زمین کے ساتھ فروخت کیا تو تبعاً ان میں بھی شفعہ ہو گا۔

کتاب الشرکۃ

سوال: شرکت کی تعریف کیا ہے؟

جواب: شرکت کا لغوی معنی ہے شریک ہونا

اصطلاحی معنی ہے دو حصہ داروں کا اصل اور نفع میں باہم شریک ہونا عقد شرکت کہلاتا ہے

سوال: ابتدائی طور پر شرکت کی اقسام کیا ہیں؟

جواب: شرکت کی دو قسمیں ہیں

شرکت ملک 2۔ شرکت عقد۔

سوال: شرکت ملک کی تعریف کریں؟

جواب: شرکت ملک کی تعریف یہ ہے، کہ چند شخص ایک شے کے مالک ہوں اور باہم عقد شرکت نہ ہوا ہو۔

سوال: شرکت عقد کی تعریف کریں؟

جواب: شرکت عقد یہ ہے، کہ باہم شرکت کا عقد کیا ہو مثلاً ایک نے کہا میں تیرا شریک ہوں، دوسرے نے کہا مجھے منظور ہے۔

سوال: شرکت ملک کی اقسام کتنی ہیں؟

جواب: شرکت ملک کی دو قسمیں ہیں (1) جبری (2) اختیاری۔

سوال؛ان اقسام کی تعریف کریں؟

جواب:

1۔ جبری یہ کہ دونوں کے مال خوبخود، بغیر کسی ارادہ کے آپس میں اس طرح مل جائے کہ ہر ایک کی چیز دوسرے سے الگ، نہ ہو سکے یا ہو سکے مگر نہایت دقت و دشواری سے مثلاً وراثت میں دونوں کو ترکہ ملا کہ ہر ایک کا حصّہ دوسرے سے ممتاز نہیں یادونوں کی چیز ایک قسم کی تھی اور مل گئی کہ امتیاز نہ رہایا ایک کی گندم تھی دوسرے کے جَو اور مل گئے تو اگرچہ یہاں علیحدگی ممکن ہے مگر دشواری ضرور ہے۔

2۔ اختیاری یہ کہ ان کے فعل و اختیار سے شرکت ہوئی ہو مثلاً دونوں نے شرکت کے طور پر کسی چیز کو خریدا یا ان کو ہبہ اور صدقہ میں ملی اور قبول کیا یا کسی نے دونوں کو وصیت کی اور انھوں نے قبول کی یا ایک نے قصداً اپنی چیز دوسرے کی چیز میں ملادی کہ امتیاز جاتا رہا۔

سوال: شرکت ملک کا حکم بیان کریں؟

جواب: شرکتِ ملک میں ہر ایک اپنے حصہ میں تَصَرُّف (عمل دخل) کر سکتا ہے اور دوسرے کے حصہ میں بمنزلہ اجنبی (غیر کی طرح) ہے، لہذا اپنا حصہ بیچ کر سکتا ہے اس میں شریک سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں لیکن دوسرے کے حصے میں تصرف کے لیے واضح اجازت ضروری ہے۔

سوال: شرکتِ عقد کے کتنی اقسام ہیں؟

جواب: شرکت عقد کی چار قسمیں ہیں

1۔ شرکت مفاوضہ 2۔ شرکت عنان 3۔ شرکتِ صنائع 4۔ شرکتِ وجوہ

سوال: شرکتِ مفاوضہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: وہ شرکت جس میں دونوں شریک، مال، تصرف، مذھب، میں برابر ہوں

سوال: شرکت مفاوضہ کا حکم؟

جواب: شرکت مفاوضہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا وکیل و کفیل ہو یعنی ہر ایک کا مطالبہ دوسرا وصول کر سکتا ہے اور ہر ایک پر جو مطالبہ ہو گا دوسرا اُسکی طرف سے ضامن ہے۔

سوال: شرکت مفاوضہ کی شرائط کیا ہیں؟

جواب:

1۔ شرکتِ مفاوضہ میں یہ ضروری ہے کہ دونوں کے مال برابر ہوں

2۔ نفع میں دونوں برابر کے شریک ہوں

3۔ تصرف و دِین میں بھی برابری ہو۔

لہذا آزاد و غلام میں اور نابالغ و بالغ میں اور مسلمان و کافر میں اور عاقل و مجنون میں اور دو نابالغوں میں اور دو غلاموں میں شرکت مفاوضہ نہیں ہو سکتی۔

سوال: شرکت مفاوضہ کی مثال اور صورت کیا ہے؟

جواب: شرکت مفاوضہ کی صورت یہ ہے کہ دو شخص باہم یہ کہیں کہ ہم نے شرکت مفاوضہ کی اور ہم کو اختیار ہے کہ اکٹھی خرید و فروخت کریں یا علٰیحدہ علٰیحدہ، نقد بیچیں خریدیں یا اُدھار اور ہر ایک اپنی رائے سے عمل کریگا اور جو کچھ نفع نقصان ہو گا اُس میں دونوں برابر کے شریک ہیں

سوال: شرکت مفاوضہ کب باطل ہو گی؟

جواب: ان دونوں میں سے ایک کی ملک میں اگر کوئی ایسی چیز آئی جس میں شرکت ہو سکتی ہے خواہ وہ چیز اسے کسی نے ہبہ کی یا میراث میں ملی یا وصیت سے یا کسی اور طریقے سے حاصل ہوئی تو اب شرکت مفاوضہ ختم ہو جائے گی کہ اس میں برابری شرط ہے اور اب برابری نہ رہی

شرکت مفاوضہ باطل ہو جائیگی اور مفاوضہ باطل ہو کر اب شرکت عنان ہو جائیگی۔

سوال: شرکت مفاوضہ و عنان کن چیزوں میں درست ہے؟

جواب: شرکت مفاوضہ و عنان دونوں درھم و دینار میں ہو سکتی ہیں یا ایسے پیسوں میں جن کا چلن ہو اور اگر چاندی سونے غ سکے کی صورت میں نہ ہوں مگر ان سے لین دین کا رواج ہو تو اسمیں بھی شرکت ہو سکتی ہے۔

سوال: کیا شرکت مفاوضہ سامان میں ہو سکتی ہے؟

جواب: اگر دونوں کے پاس روپے نہ ہوں صرف سامان ہو اور شرکت مفاوضہ یا شرکت عنان کرنا چاہتے ہوں تو ہر ایک اپنے سامان کے ایک حصہ کو دوسرے کے سامان کے ایک حصہ کے روپے کے بدلے بیچ ڈالے اسکے بعد اِس بیچے ہوئے سامان میں عقد شرکت کرلیں۔

سوال: شرکتِ عنان کی تعریف بیان کریں؟

جواب: دو یا دو سے زائد افراد کا مال اور نفع میں شرکت اختیار کرنا، چاہے دونوں کا مال اور تصرف برابر ہو یا نہ ہو. اسی طرح دونوں کا دین ایک ہو یا نہ ہو۔

سوال: شرکتِ عنان کی شرط کیا ہے؟

جواب: دونوں شریک آپس میں ایک دوسرے کے وکیل ہونگے، کفیل نہیں

سوال: شرکت صنائع کی تعریف کریں؟

جواب: اس شرکت کو شرکت بالعمل اور اسی کو شرکت بالابدان بھی کہتے ہیں

وہ یہ ہے کہ دو کاریگر لوگوں کے یہاں سے کام لائیں اور شرکت میں کام کریں اور جو کچھ مزدوری ملے آپس میں بانٹ لیں ۔

سوال : شرکت وجوہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب؛ شرکت وجوہ یہ ہے کہ دونوں بغیر مال عقد شرکت کریں کہ اپنی وجاہت (مقام ومرتبہ، قدر ومنزلت) کی وجہ سے دوکانداروں سے اُدھار خرید لائینگے اور مال بیچ کر اُن کے دام دیدینگے اور جو کچھ بچے گا وہ دونوں بانٹ لینگے۔

نوٹ. اسکی بھی دو قسمیں مفاوضہ وعنان ہیں اور دونوں کی صورتیں بھی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں اور مطلق شرکت مذکور ہو تو عنان ہو گی اور اس میں بھی اگر مفاوضہ ہے تو ہر ایک دوسرے کا وکیل بھی ہے اور کفیل بھی اور عنان ہے تو صرف وکیل ہی ہے کفیل نہیں

سوال شرکت فاسدہ کی تعریف؟

جواب شرکت صحیح ہونے کے لیے جو شرائط بیان کی گئیں ان میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی گئی تو وہ شرکت، شرکتِ فاسدہ ہے

سوال : شرکت فاسدہ میں رِبح (نفع) کا حکم کیا ہے

جواب: اگر شرکت فاسدہ میں دونوں شریکوں نے مال کی شرکت کی ہے تو ہر ایک کو نفع مال کے حساب سے ملے گا اور نفع کی کمی زیادتی کی شرط باطل ہو گی اور کام کی کوئی اُجرت نہیں ملے گی۔

مثال کے طور پر دونوں نے ایک ایک ہزار کے ساتھ شرکت کی اور ایک نے یہ شرط لگادی ہے کہ میں دس ۱۰ روپے نفع کے لوں گا، اِس شرط کی وجہ سے شرکت فاسد ہو گئی اور چونکہ مال برابر ہے، لہٰذا نفع برابر تقسیم کر لیں اور فرض کرو کہ صورت مذکورہ میں ایک ہی نے کام کیا ہو جب بھی کام کا معاوضہ نہ ملے گا

نوٹ. پرافٹ پیسوں میں فکس کرنا جائز نہیں

بلکہ پرافٹ فیصد کے حساب سے طے کرنا ضروری ہے۔

کتاب المضاربة

سوال: مضاربت کی تعریف بیان کریں؟

جواب: ایک کی جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام ہو تو مضاربت ہے

سوال: مضاربت میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کیا ہیں؟

جواب

* .مال دینے والے کو رب المال

* .کام کرنے والے کو مضارب

* مالک نے جو دیا اُسے راس المال کہتے ہیں

سوال: ابضاع کسے کہتے ہیں

جواب: اگر تمام نفع رب المال ہی کے لیے دینا قرار پایا تو اُس کو اِبضاع کہتے ہیں اور اگر کل مال کام کرنے والے کے لیے طے پایا تو قرض ہے،

سوال: مضاربت کی شرائط بیان کریں

جواب: مضاربت کے لیے چند شرائط ہیں

(1) راس المال از قبیل ثمن ہو۔ سامان کی قسم سے ہو تو مضاربت صحیح نہیں

(2) راس المال معلوم ہو۔

(3) راس المال عین ہو یعنی معیّن ہو دَین نہ ہو۔

(4) راس المال مضارِب کو دیدیا جائے یعنی اُس کا پورے طور پر قبضہ ہو جائے رب المال کا بالکل قبضہ نہ رہے۔

(5) نفع دونوں کے مابین مشترک ہو یعنی مثلاً نصف نصف یا دو تہائی ایک تہائی یا تین چوتھائی ایک چوتھائی،

(6) ہر ایک کا حصہ معلوم ہو

(7) مضارِب کے لیے نفع دینا شرط ہو۔ اگر راس المال میں سے کچھ دینا شرط کیا گیا یا راس المال اور نفع دونوں سے دینا شرط کیا گیا مضاربت فاسد ہو جائے گی۔

سوال: مضاربت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مضاربت کی دو قسمیں ہیں

1۔ مطلقہ **2**۔ مقیدہ

مضاربت کبھی مطلق ہوتی ہے جس میں زمان و مکان اور قسم تجارت کی تعیین نہیں ہوتی روپیہ دے دیا ہے کہ تجارت کرو نفع میں دونوں کی اِس طرح شرکت ہو گی۔

سوال : مضارب کو کس کام کا اختیار ہے؟

جواب: مضارَبت مُطلقہ میں مضارِب کو ہر قسم کی بیع کا اختیار ہے

1۔ نقد بھی بیچ سکتا ہے اودھار بھی، مگر ایسا ہی اودھار کر سکتا ہے جو تاجروں میں رائج ہے

2۔ اسی طرح ہر قسم کی چیز خرید سکتا ہے **3**۔ خرید و فروخت میں دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے۔

4۔ دریا اور خشکی کا سفر بھی کر سکتا ہے اگرچہ رب المال نے شہر کے اندر اس کو مال دیا ہو۔ **5**۔ ابضاع بھی کر سکتا ہے یعنی دوسرے کو تجارت کے لیے مال دے دے اور نفع اپنے لیے شرط کرے یہ ہو سکتا ہے بلکہ خود رب المال کو بھی بضاعت کے طور پر مال دے سکتا ہے اور اس سے مضارَبت فاسد نہیں ہو گی۔

6۔ مضارب مال کو کسی کے پاس امانت رکھ سکتا ہے۔

7۔ اپنی چیز کسی کے پاس رہن رکھ سکتا ہے دوسرے کی چیز اپنے پاس رہن لے سکتا ہے **8**. کسی چیز کو اجارہ پر دے سکتا ہے کرایہ پر لے سکتا ہے۔

سوال: مضاربۃ مقیدہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: مضاربت مقیدہ یہ ہے کہ رب المال نے شہر یا وقت یا تجارت کی قسم کی تعیین کر دی ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ اس شہر میں یا اِس زمانہ میں خرید و فروخت کرنا یا فلاں قسم کی تجارت کرنا تو مضارِب پر اِسکی پابندی لازم ہے اِسکے خلاف نہیں کر سکتا۔

سوال: کیا مضارب دوسرے کو مالِ مضاربت دے سکتا ہے؟

جواب: مضارِب یہ نہیں کر سکتا کہ دوسرے کو بطور مضارَبت یہ مال دیدے یا اِس مال کے ساتھ کسی سے شرکت کرے یا اِس مال کو اپنے مال میں ملا دے مگر جبکہ رب المال نے اُس کو ان کاموں کی اجازت دیدی ہو یا یہ کہہ دیا ہو کہ تم اپنی رائے سے کام کرو۔ مضارب کو قرض دینے کا اختیار نہیں۔

کتاب الوکالۃ

سوال: وکالت کی تعریف کریں؟

جواب: کسی دوسرے شخص کو خاص تصرف کے لیے اپنی جگہ قائم مقام بنانا وکالت کہلاتا ہے

سوال: وکالت کی اصطلاحات بیان کریں؟

جواب

وکیل بنانے والے کو مُوَکِّل،

جس چیز کا وکیل بنایا اسے مؤکل بہ،

.وکیل بنانے کو وکالت یا توکیل کہتے ہیں

سوال: کس کام کا وکیل بنا سکتے ہیں؟

جواب: اس بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ کام جو انسان کے لیے خود کرنا جائز ہے تو اس میں دوسرے کو اپنا نائب یا وکیل بنانا بھی جائز ہے۔

سوال: کن معاملات میں وکالت درست نہیں؟

جواب: حدود اور قصاص میں وکالت درست نہیں۔

سوال: توکیل بالخصومت کسے کہتے ہیں؟

جواب: قاضی کی عدالت میں اپنے مال کے حق کو ثابت کرنے یا حق کو وصول کی کرنے کے لیے مقدمے کسی کو وکیل بنانا۔

کتاب الکفالۃ

سوال: کفالت کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اصطلاحِ شرع میں کفالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔

سوال: اس باب کی اصطلاحات واضح کریں؟

جواب

. جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب و مکفول لہ کہتے ہیں ۔

. جس پر مطالبہ ہے وہ اصیل و مکفول عنہ ہے. جس نے ذمہ داری کی وہ کفیل ہے

جس چیز کی کفالت کی وہ مکفول بہ ہے۔

سوال: کفالت کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: کفالت کی دو قسمیں ہیں:

1۔ کفالت بالنفس 2۔ کفالت بالمال

سوال : کفالت بالنفس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کفالت بالنفس یہ ہے کہ کوئی شخص مقدمہ میں مطلوب ہو اسکی یہ ذمہ داری لینا کہ اسے میں حاضر کروں گا جیسے جس طرح آج کل بھی کچہریوں میں ہوتا ہے کہ مدعیٰ علیہ سے کفیل طلب کیا جاتا ہے جو اس امر کا ذمہ دار ہوتا ہے اُس پر لازم ہے کہ تاریخ پر حاضر لائے اور نہ لائے تو خود اُسے حراست (قید) میں رکھتے ہیں۔

سوال: کفالت بالمال کسے کہتے ہیں؟

جواب: کفالت بالمال یہ ہے کہ فلاں پر جو تیرا قرض اس کو ادا کرنے کا ذمہ دار میں ہوں اگر وہ ادا نہ کرے تو میں خود ادا کروں گا جیسے زید نے عمرو کے ہزار روپے غصب کر لیے تھے عمرو اُس سے جھگڑا کر رہا تھا کہ میرے روپے دیدے تیسرے شخص نے کہا لڑو مت، میں اس کا ضامن ہوں کہ اُس سے لے کر تم کو دوں، اس ضامن کے ذمہ لازم ہے کہ وصول کر کے دے۔

کتاب الصلح

سوال: صلح کی تعریف کریں؟

جواب: اختلاف، جھگڑا دور کرنے کے لیے جو عقد کیا جائے اُس کو صلح کہتے ہیں۔

سوال: اس باب کی اصطلاحات بیان کریں؟

جواب:

وہ حق جو باعث جھگڑا تھا اُس کو مصالح عنہ، اور جس پر صلح ہوئی اُس کو بدل صلح اور مصالح علیہ کہتے ہیں۔

سوال: صلح کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: صلح کی تین صورتیں ہیں

1۔ صلح مع اقرار

کبھی صلح یوں ہوتی ہے کہ مدعیٰ علیہ، مدعی کے حق کا اقراری ہوتا ہے مدعی نے دعوی کیا کہ تم پر میرے پچاس روپے ہیں مدعی علیہ نے اقرار کیا کہ ہاں ہیں لیکن پچاس کے بدلہ چالیس پر صلح کر لیں اور دس روپے چھوڑ دیں مدعی نے مان لیا تو یہ اقرار کے ساتھ صلح ہوئی۔

2۔ صلح مع انکار

کبھی صلح یوں ہوتی ہے کہ مدعیٰ علیہ، مدعی کے حق کا منکر تھا جیسے مدعی نے دعوی کیا کہ تم پر میرے ایک سو روپے ہیں مدعی علیہ نے نہ انکار کیا اور نہ اقرار کیا خاموش رہا پھر کہا کہ ایک سو روپے کے بدلہ ایک کتاب پر صلح کر لیں مدعی نے مان لیا یہ صلح مع السکوت ہوئی۔

3صلح مع سکوت

کبھی صلح یوں ہوتی ہے کہ مدعیٰ علیہ، مدعی کے حق کا کہ اُس نے سکوت کیا تھا اقرار یا انکار کچھ نہیں کیا تھا جیسے مدعی نے ایک ہزار روپے کا دعوی کیا مدعلی علیہ نے انکار کر دیا کہ تمہارا مجھ پر کچھ نہیں ہے پھر کہا چلو چھوڑو میں اس کے بدلے ایک گھڑی دیتا ہوں مدعی نے مان لیا اس کو صلح مع انکار کہتے ہیں صلح کی یہ تین صورتیں جائز ہیں۔

نوٹ: پہلی قسم یعنی اقرار کے بعد صلح، اگر مال کا دعویٰ تھا اور مال پر صلح ہوئی تو یہ صلح بیع کے حکم میں ہے۔اس صلح پر بیع کے تمام احکام جاری ہوں گے.

نوٹ: * مدعی دعویٰ کرنے والا * مدعی علیہ جس کے خلاف دعویٰ کیا جائے

کتاب الھبة

سوال: ھبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی چیز کا دوسرے کو بلا عوض مالک کر دینا ھبہ ہے

سوال: ھبہ کے متعلق اصلاحات بیان کریں؟

جواب ہبہ کرنے والے کو واھب

جس کو ھبہ کیا جائے اسے موھوب لہ

اور جو چیز ھبہ کی جائے اسے موھوب" کہا جاتا ہے۔

سوال: ھبہ کے رکن کیا ہیں؟

جواب: ھبہ ایجاب و قبول سے درست ہوتا ہے۔

سوال: ھبہ کب مکمّل ہوتا ہے؟

جواب: قبضہ سے مکمل ہوتا ہے پس اگر موہوب لہ نے مجلس میں واھب کی اجازت کے بغیر قبضہ کر لیا تو بھی جائز ہے۔

سوال: ھبہ کے الفاظ کیا ہیں

جواب: ھبہ واھب کے کہنے کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے کہ کہے

۱- میں نے ھبہ کیا

۲- میں نے دے دیا

۳-میں نے بخش دیا-

۴-میں نے تجھے یہ کھانا کھلا دیا

۵-یہ کپڑا میں نے تجھے ھبہ کیا

سوال : جو چیز تقسیم ہوتی ہے ان میں ھبہ کا کیا حکم ہے ؟

جواب : مشترک چیز دو حال سے خالی نہیں کہ وہ قابل تقسیم ہے یا نہیں

۱- اگر قابل تقسیم ہے تو اس پر قبضہ مکمل ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ ھبہ کے وقت وہ چیز واھب کی ملک سے مشغول نہ ہو اسی طرح دوسروں کے حقوق سے بھی فارغ ہو لہذا درخت پر لگے پھلوں، بھیڑوں کی پشت پر اون اور کھڑی کھیتی کا ھبہ درست نہیں کہ وہ بدستور واھب ہی کے ملک میں رہے گی اگرچہ موھوب لہ قبضہ بھی کرے لیکن اگر بعد میں الگ کر کے موھوب لہ کے حوالے کر دیا تو درست ہے ورنہ نہیں

اگر مشترک چیز قابل تقسیم نہ ہو۔

۲- نا قابل تقسیم سے مراد یہ ہے کہ تقسیم کے بعد مطلوبہ فوائد حاصل نہ ہو سکتے ہوں یا قابل تقسیم ہی نہ ہو تو ایسی چیز کا ہبہ درست ہے۔ اگر تقسیم کی شرط لگائیں تو چیز قابل فائدہ نہ رہے گی۔

سوال: معدوم چیز کا ھبہ درست ہے ؟

جواب: اگر کسی نے معدوم چیز کا ہبہ کیا کہ ھبہ کے وقت شے کا وجود ہی نہیں مثلا یوں کہا کہ اس گندم میں جو آٹا ہے وہ ھبہ کرتا ہوں یا ان تلوں میں جو تیل ہے وہ ھبہ کرتا ہوں تو یہ یہ درست نہیں اگرچہ پیسنے اور تیل نکالنے کے بعد قبضہ بھی موھوب لہ کو حاصل ہو جائے کیونکہ ھبہ کے وقت یہ دونوں چیزیں معدوم تھیں

سوال: کیا ھبہ سے رجوع ہو سکتا ہے

جواب: جو چیز ھبہ کی گئی ہو اس کو واپس لینے کا اختیار شریعت نے دیا ہے اگرچہ واھب ھبہ کرتے وقت یہ شرط لگائے کہ میں نے اپنا

رجوع کا حق اس چیز سے ختم کر دیا ہے کہ مجھے رجوع کا اختیار نہیں لیکن پھر بھی رجوع کا حق باقی رہے گا کہ رجوع شرع کا حق ہے۔ جہاں موانع رجوع نہ ہو تو رجوع درست ہے جیسے دونوں میں سے کسی کی موت ہو جائے تو رجوع نہیں ہو گا

سوال: ھبہ بالعوض کا حکم ؟

جواب: اگر موھوب لہ نے واھب کو باضابطہ طور پر کہا کہ یہ ھبہ کا بدلہ ہے اس کو لے لو یا جو بھی کلام بدلے پر دلالت کرتا ہو اور واھب نے اس چیز پر قبضہ کر لیا ہو تو واھب کو حقِ رجوع نہیں رہے گا کہ وہ ھبہ کا بدلہ لے کر اپنا حق رجوع ساقط کر چکا ہے۔ اسی طرح اگر موھوب لہ کی طرف سے کسی اجنبی نے واھب کو کوئی چیز عوض بطور احسان دے دی اور واھب نے اس پر قبضہ کر لیا تب بھی واھب کو حق رجوع نہیں رہے گا۔

سوال: عُمرٰی اور رُقبٰی کیا ہوتا ہے

جواب: عُمرٰی کا معنی یہ ہے کہ کوئی یہ کہے کہ یہ مکان میں تجھے زندگی بھر کے لیے دیتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کے فوت ہو جانے کے بعد مجھے واپس ملے گا

عمری کا حکم یہ ہے کہ یہ بالاتفاق جائز ہے اور واپسی کی شرط باطل ہے کہ ھبہ میں شرط باطل ہو جاتی ہے اور وہ مکان معمر لہ (جس کو دیا ہے) کے فوت ہونے کے بعد ان کے ورثاء میں تقسیم ہو گا اور معمر (دینے والے) کو واپس نہیں ملے گا۔

رقبی کا معنی یہ ہے کہ کوئی مکان دیتے ہوئے یہ کہے کہ اگر پہلے آپ فوت ہو جائیں تو مکان میرا ہو گا اگر پہلے میں فوت ہو جاؤں تو مکان آپ کا ہو گا طرفین کے نزدیک ہبہ کی یہ صورت ناجائز ہے جب کہ امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے

نوٹ:

فتوی طرفین کے قول پر ہے

سوال: صدقہ کی تعریف بیان کریں

جواب: صدقہ کی تعریف یہ ہے کہ کسی فقیر کو بغیر عوض کے ثواب کی نیت سے کسی چیز کا مالک بنانا صدقہ کہلاتا ہے

صدقہ کا حکم یہ ہے کہ صدقہ دو امور میں ھبہ کی طرح ہے کہ جس طرح ھبہ میں قبضہ شرط ہے اسی طرح صدقہ میں بھی قبضہ شرط ہے دوسرا امر یہ کہ جس طرح ھبہ میں مشترک قابل تقسیم چیز کا ھبہ درست نہیں اسی طرح صدقہ میں بھی اسی چیز کا صدقہ درست نہیں۔

سوال: صدقہ اور ہبہ میں فرق کیا ہے؟

جواب: امام قدوری نے صدقہ اور ہبہ میں دو طرح کا فرق بیان کیا ہے

* ھبہ دو شخصوں کو مشترک طور پر دینا جائز نہیں جب کہ صدقہ دو فقیروں کو مشترک طور پر دینا جائز ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے لیے ہوتا ہے جو یکتا ہے اس لیے شرکت نہیں جب کہ ھبہ تو بندوں کے لیے ہوتا ہے

* ھبہ میں رجوع عدم موانع کی صورت میں جائز ہے جب کہ صدقہ میں مطلقا رجوع جائز ہی نہیں کیونکہ صدقہ کا مقصد تو ثواب کا حصول ہے جب ثواب حاصل ہو گیا تو گویا صدقہ کا بدل مل گیا اس لیے واپس لینا جائز نہیں۔

کتاب الوقف

سوال: وقف کسے کہتے ہیں؟

جواب: وقف کا لغوی معنی: (الحبس) روکنا اصطلاحی تعریف

امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک وقف کی تعریف: وقف یہ ہے کہ اصل شیء کو واقف کی ملکیت میں روکے رکھنا اور اس کے نفع کو صدقہ کرنا

نوٹ

اس تعریف سے معلوم ہوا کہ امام اعظم کے نزدیک وقف غیر لازم ہے کہ وقف کے بعد بھی واقف کی ملکیت وقف شدہ چیز پر باقی رہتی ہے. امام اعظم نے اس سے دو صورتوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے ایک صورت یہ کہ حاکم وقف ہونے کا فیصلہ کردے۔ دوسری صورت یہ کہ واقف نے وقف کو اپنی موت کے ساتھ معلق کیا ہو تو ان دو صورتوں میں وقف لازم ہو گا اور مسجد کے حق میں امام اعظم وقف کو لازم ہی تسلیم کرتے ہیں بقیہ او قاف میں غیر لازم مانتے ہیں۔

صاحبین کے نزدیک وقف کی تعریف

وقف یہ ہے کہ اصل شیء کو اللہ تعالی کی ملکیت پر روکے رکھنا اور اسکا نفع خرچ کرنا جس پر چاہے اگرچہ وہ غنی ہی کیوں نہ ہو۔

نوٹ؛

اس تعریف سے معلوم ہوا کہ وقف لازم ہے اور واقف کی ملکیت ہر حال میں وقف سے ختم ہو جاتی ہے وہ اللہ تعالی کی ملکیت میں داخل ہو جاتا ہے

نوٹ؛

فتوی صاحبین کے قول پر ہے

سوال: وقف کے متعلق اصطلاحات بیان کریں؟

جواب: وقف کرنے والے کو واقف "جس پر وقف کیا جائے اسے موقوف علیہ اور وقف کردہ چیز کو وقف، موقوف، موقوفہ کہا جاتا ہے۔

سوال: وقف والی چیز سے ملکیت کا خروج محض قول سے یا متولی مقرر کرنے سے؟

جواب: جب مسئلہ ثابت ہو گیا کہ مفتی بہ قول صاحبین کا ہے کہ وقف کی ملکیت واقف سے نکل جائے گی لیکن اب صاحبین کے مابین اس میں اختلاف ہے کہ ملکیت کب نکلے گی؟ امام ابو یوسف کے نزدیک واقف کے قول سے ہی وقف ملکیت سے نکل جائے گا کہ میں نے یہ مکان فلاں کے لیے وقف کیا ہے اور امام محمد کے نزدیک جب تک واقف شی موقوف کے لیے متولی مقرر نہ کرے اور اس کے حوالے نہ کرے اس وقت تک ملکیت ختم نہیں ہوتی جب متولی مقرر کر دیا تو ملکیت چلی گئی۔

نوٹ؛

دونوں قولوں کے متعلق ترجیح موجود ہے مگر "اَحوط اور اَسھَل کی بنا پر اکثریت کا رجحان امام ابو یوسف کے قول کی طرف ہے

سوال: کیا مُشاع (مشترک) چیز کو وقف کیا جا سکتا ہے یا نہیں

جواب: مُشاع (مشترک) دو طرح کی ہے۔ مشترک چیز (۱) قابل تقسیم ہو (۲) مشترک چیز قابل تقسیم نہ ہو۔

جو چیز قابلِ تقسیم ہو اسے تقسیم کرنے سے پہلے وقف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے جبکہ امام محمد کے نزدیک جائز نہیں ! یہی قول امام اعظم کا بھی ہے لہذا طرفین کے نزدیک مشترک قابل تقسیم کا وقف جائز نہیں۔ مشترک نا قابل تقسیم کا وقف بالاتفاق جائز ہے

نوٹ

فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے

کتاب الغصب

سوال: غصب کی تعریف ذکر کریں؟

جواب: غصب کا لغوی معنی: کسی دوسرے کی چیز کو زبردستی رکھ لینا

اصطلاحی معنی: مالک کی اجازت کے بغیر اس کے قیمتی محترم مال پر اس طرح قبضہ کرلینا کہ اس کی ملکیت زائل ہو جائے

سوال؛ غصب کے متعلق اصطلاحات کیا ہیں

جواب

چھیننے والے کو غاصب، جس سے چھینا جائے اسے مغصوب منہ اور جو چیز چھینی جائے اسے مغصوب کہا جاتا ہے

سوال: غصب کا حکم ذکر کریں؟

جواب: غصب فعل حرام ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اگر غصب کردہ چیز بعینہ موجود ہے تو اس کو مالک کے سپرد کیا جائے گا۔ اس کے عوض اس کی مثل چیز نہیں دی جاسکتی. اگرے مغصوب ہلاک ہو گئی تو وہ دو حال سے خالی نہیں ہے کہ وہ مثلی (کیلی موزونی، عددی غیر متفاوت) ہے یا قیمتی اگر مثلی ہو تو غاصب پر مثلی چیز کا ضمان واجب ہو گا مثلاً گندم ہلاک ہو گئی تو بدلے میں گندم دینی پڑے گی اگر مثلی چیز ناپید ہو جائے تو اس کی قیمت دینی پڑے گی جس دن ناپید ہوئی اس دن کی قیمت کا اعتبار ہو گا یہ قول امام محمد کا ہے۔ یہی مفتی بہ قول ہے۔ اگر غصب کردہ چیز قیمتی تھی مثلاً گائے (جانور) تو اس کی قیمت دینی پڑے گی۔

سوال: غاصب کا ہلاکت کا دعویٰ کرنا؟

جواب: اگر مالک اصل چیز کی واپسی کا مطالبہ کرے جب کہ غاصب یہ دعوی کرے کہ غصب کردہ چیز مجھ سے ضائع ہو گئی ہے تو قاضی فوراً اس کی بات پر عمل نہ کرے بلکہ ضائع ہونے پر گواہ طلب کرے اگر گواہ پیش نہ کرے تو اتنا عرصہ قید میں رکھے کہ اگر واقعی ہی چیز اس کے پاس سلامت ہوتی تو

کتاب الودیعة

سوال: ودیعت کا لغوی معنی: ترک کرنا

اصطلاحی معنی: جو مال دوسرے کے پاس بطور حفاظت رکھا جائے وہ ودیعت کہلاتا ہے۔

ودیعت اور امانت میں فرق:

ان میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے کہ ودیعت وہ ہے جو دوسرے کے پاس بطور حفاظت رکھی جائے جب کہ امانت عام ہے چاہے خود بطور حفاظت رکھی جائے یا کسی کو کہیں سے ملے۔

سوال: ودیعت کے متعلق اصطلاحات؟

جواب: ا۔ امانت رکھنے والے کو مُودِع کہا جاتا ہے۔

۲۔ جس کے پاس امانت رکھی جائے اسے امین اور مُودَع کہا جاتا ہے۔۔ اور جو چیز رکھی جائے اسے ودیعت کہا جاتا ہے۔

سوال: ودیعت کے ارکان کیا ہیں؟

جواب: ایجاب و قبول ہیں چاہے دونوں صراحتاً ہوں کہ میں موبائل امانت رکھتا ہوں دوسرا کہے قبول کرتا ہوں یا ایک صراحتاً ہو اور دوسرا دلالۃً ہو مثلاً موبائل تمہارے پاس امانت رکھتا ہوں دوسرا رکھنے پر خاموش رہا یا دونوں طرف سے ایجاب و قبول دلالۃً ہو رکھنے والا بھی امانت کا لفظ استعمال نہ کرے اور وصول کرنے والا بھی استعمال نہ کرے۔

سوال: ودیعت کی شرائط کیا ہیں؟

کتاب اللقطة

سوال: لقطہ کی تعریف ذکر کریں؟

جواب: لغوی معنی: کوئی گری پڑی چیز

اصطلاحی معنی: لقطہ ایسے مال محترم ومتقوم کو کہاجاتا ہے جومالک سے کھوگیاہواور غیر نے اٹھالیاہو۔

لقطہ اٹھانے کاحکم

اصل مالک تک پہنچانے کی نیت سے اٹھانا مستحب ہے بشرطیکہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔ اگر ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو اٹھانامباح ہے اور اس نیت سے اٹھاناکہ خودرکھ لوں تو اٹھاناحرام ہے۔ اگر خودپر اطمینان نہیں تو نہ اٹھانا اولی ہے